

شبِ برأت

فضائل اور اس رات کی
بدعات و رسومات

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوتِ کاتر جہان

ہفت روزہ
ختمِ نبوت

INTERNATIONAL KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI
URDU WEEKLY PAKISTAN

پیشہ
۱۰/۱۰/۱۰

شمارہ: ۲۲

جلد: ۳۳
۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۵ جون ۲۰۱۴ء

جلد: ۳۳

عقیدہ اُفتریم نبوت
اور اسلوبِ قرآن

مکافاتِ عمل
در فترتِ ریح

Email: editorkn@yahoo.com

Website: <http://www.khatm-e-nubuwwat.org>
<http://www.khatm-e-nubuwwat.com>



آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

محرم اور نامحرم رشتوں کی

تفصیلات

س:..... گزارش یہ ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات قرآن و سنت کی روشنی میں دے کر مشکور فرمائیں:

۱:..... دودھ کے اور خون کے رشتے کون کون سے ہوتے ہیں؟

۲:..... کون کون سے مرد نامحرم ہوتے ہیں اور کون کون سی عورتیں نامحرم ہوتی ہیں؟

۳:..... کن کن عورتوں سے نکاح شادی جائز ہے یعنی حلال ہے اور کن کن عورتوں سے شادی یعنی نکاح حرام ہے، یعنی ناجائز ہے؟

ج:..... شرعاً ہر وہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے نامحرم اور اجنبی ہیں، جن کا آپس میں زندگی بھر کسی بھی مرحلہ میں نکاح کرنا جائز ہو اور جن مردوں اور عورتوں کا آپس میں ہمیشہ کے لئے زندگی کے کسی بھی لمحہ میں نکاح کرنا جائز نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کے لئے محرم کہلاتے ہیں، محرمات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱:..... مرد کے اصول (یعنی جن سے یہ پیدا ہوا ہے) جیسے ماں، نانی، دادی وغیرہ۔

۲:..... مرد کے فروع (یعنی جو ان سے پیدا ہوئے ہیں) جیسے بیٹی، پوتی، نواسی وغیرہ۔

۳:..... اسل تحریب کی فروع جیسے بہن، بھانجی، بھتیجی وغیرہ۔

۴:..... اصل بعید کی صلیبی اولاد:

جیسے خالہ، پھوپھی وغیرہ۔

۵:..... رضاعی ماں اور اس کی اولاد، رضاعی

بہن اور اس کی اولاد، رضاعی ماں کے اصول: جیسے

نانی، دادی وغیرہ، بیوی کی ماں (یعنی ساس صاحبہ)

نانی، دادی، مدخولہ بیوی کی بیٹی، پوتی، نواسی، باپ

دادا کی بیوی، بیٹے، پوتے، نواسے کی بیویاں، مرنیہ

کے اصول و فروع، مشرکہ، کافرہ اور مردہ عورت شرعاً

ان تمام عورتوں سے شادی کرنا ہمیشہ کے لئے ممنوع

اور حرام ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ عورتوں کے علاوہ

بعض عورتیں وہ بھی ہیں جن سے بعض مخصوص

حالات میں نکاح کرنا حرام ہے، اگر وہ حالات نہ

رہیں تو ان عورتوں کی حرمت باقی نہیں رہے گی، مثلاً

جیسے بیوی کی بہن یعنی سالی یا بیوی کی پھوپھی، خالہ

وغیرہ اس وقت تک حرام ہیں، جب تک بیوی شوہر

کے نکاح میں ہے، اگر بیوی مرجاتی ہے یا اس کو

طلاق ہو جاتی ہے تو عدت گزر جانے کے بعد ان

عورتوں کی حرمت باقی نہیں رہے گی بلکہ ان میں

سے کسی سے بھی نکاح کرنا جائز ہوگا، اسی طرح اگر

کسی شخص کے نکاح میں بیک وقت چار بیویاں

موجود ہوں تو کسی پانچویں عورت سے نکاح کرنا اس

کے لئے حرام ہے، لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک مر

جائے یا اس کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت

گزرنے کے بعد اس پانچویں عورت سے شادی

کرنا اب اس کے لئے حرام نہ ہوگا، اگر یہ شخص

چاہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: خُرْمَتُ غُلَامِكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ

وَبَنَاتُكُمْ وَاَخْوَاؤُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ

الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ

وَاَخْوَاؤُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ

وَزَوَّائِكُمُ اللَّائِي فِي خُبُورِكُمْ

مَنْ نَسَايَكُمْ اللَّائِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

فَبِأَن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَخَلَّيْلُكُمْ اَبْنَائُكُمْ الَّذِينَ مِنْ

اَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَتَخَسَّعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ

سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا. (النساء: ۲۳)

ایضاً: اسباب التحريم انواع: قرابة

ومصاهرة، رضاع، جمع، ملک، شرک، ادخال

امه على حرة، فہی سبعة... وتعلق حق الغير بنکاح

اوعدة ذکر همما فی الرجعة، حرم علی المتزوج

ذکراً کان لو انشئ نکاح اصله وفروعه علا او نزل،

وبنت اخيه واخنته وبنتها ولو من زنى وعمنه وخالته

فہذہ السبعة مذکورة فی آية حرمت علیکم

امہاتکم... ويدخل عمه جلدہ وجدته وخالہما

الاشقاء... (الدر المختار، ص: ۲۸ تا ۳۰ باب

المحرمات) (قولہ: قرابة) کفر وعده وهم بناتہ وبنات

اولادہ وان سفن واصلہ وهم امہاتہ وامہات امہاتہ

وآباتہ وان علون وفروع ابویہ وان نزلن فمحرم

بنات الاخوة والاخوات وبنات اولاد الاخوة

والاخوات وان نزلن وفروع اجدادہ وجدادہ بطن

واحد فہذہا تحرم العمات والخالات (قولہ

مصاهرة) کفر وعده نسائہ المدخول بہن وان نزلن

وامہات الزوجات وجد اہن بعقد صحیح وان

علون وان لم يدخل بالزوجات وتحرم موطوءات

آباتہ واعدادہ وان علوا ولو بزنی الخ. (قولہ رضاع)

فیحرم بہ ماہیہ من النسب الامستى کما سانی

فی بابہ (قولہ جمع) ای بین المحارم کاختین

ونحوہما او بین الاجنیات زیادة علی اربع: (رد المختار صفحہ بالا، باب

المحرمات کتاب النکاح طبع

سعيد). واللہ عالم بالصواب.



مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

شمارہ: ۲۲

جلد: ۳۳ ۱۶۵۹ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۵ تا ۲۸ جون ۲۰۱۳ء

جلد: ۳۳

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
خوبہ خواجگان حضرت مولانا خوبہ خان محمد صاحب
قاری قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھری
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
حضرت مولانا سید انور حسین نقیس الحسنی
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان
شہید مائوس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوری

اس شمارے میں

۳	محمد اعجاز مصطفیٰ	مکافات عمل سے ڈرتے رہئے!
۷	مفتی محمد راشد سکوی	شب براءت: فضائل اور اس کی بدعات و رسومات
۱۲	ڈاکٹر عبدالحی عارفی	نماز.... مومن کی معراج (۲)
۱۵	مولانا اللہ وسایہ ظہ	ایک ہفتہ حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں (۱۲)
۱۹	مفتی عبدالرؤف سکھری	کری پر نماز کے مسائل (۳)
۲۲	مولانا عبدالرؤف	عقیدہ ختم نبوت اور اسلوب قرآن
۲۵	ڈاکٹر دین محمد فریدی	قادیانی کلمہ کی حقیقت!

زرتعداد

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ: اردو پے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

سرپرست

حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوقانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبد اللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میڈووکیٹ

سرکوشن منیجر

محمد انور رانا

ترجمین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

لندن آفس:

35, Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۵۸۳۳۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۳۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph: 061-4583486, 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۲۷۸۰۳۳۰ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۳۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road Karachi
Ph: 32780337, 34234476 Fax: 32780340

مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہئے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

عالم کفر نے دنیا اور نئی ایجادات پر اتنا محنت اور کوشش کی ہے کہ وہ آج مسلم، غیر مسلم، چھوٹے بڑے، مرد و زن ہر ایک کے دل و دماغ اور سوچوں پر حاوی ہو گیا ہے اور ہر ایک ان کی ان ایجادات پر فریفتہ اور ان کو حاصل کرنے اور ان مصنوعات سے کام لینے کے لئے اپنے آپ کو مجبور محض پاتا ہے۔ کفر کے سرغنوں اور آقاؤں نے بڑی باریک بینی سے ایسی عیاری اور فریب کاری سے کام لیا ہے کہ ایک ہی چیز کے کئی رخ بنادیئے۔ نظر بظاہر وہ چیزیں اچھی معصوم اور ضروری معلوم ہوتی ہیں، لیکن اگر گہرائی و گیرائی سے غور و فکر کیا جائے تو وہی چیزیں ایمان کش، بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی اور بے راہ روی کا منبع اور عریانی و فحاشی کا مرکز قرار دی جاتی ہیں۔ ان جدید ایجادات میں ٹیلیفون، موبائل فون، ٹی وی، انٹرنیٹ، کیبل نیٹ، اخبارات، اشتہارات، سائن بورڈ اور فحش مواد پر مشتمل رسائل و جرائد شمار کئے جاسکتے ہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ معاشرے میں اس کا اثر، رعب اور وقار قائم کرنے کے لئے ان کو ذرائعِ ابلاغ کا خوبصورت عنوان دے دیا گیا ہے اور دنیا میں موجود ہر انسان کو ان کے پیچھے لگا دیا گیا ہے اور طرہ یہ کہ انہیں ذرائعِ ابلاغ پر اپنا تسلط جمانے کے لئے اپنے کرائے کے لوگوں کو ان پر مسلط اور براجمان کرا کر اسلامی تعلیمات، اسلامی اقدار، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؑ کی توہین و تذلیل اور بے اکرامی و بے توقیری کرائی جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اور کون لوگ یہ کر رہے ہیں، یہ سب کچھ جاننے کے لئے روزنامہ جنگ کراچی کے کالم نگار جناب شاہین صہبائی صاحب کا کالم ”یہ اجتماعی خودکشی کب تک“ ملاحظہ فرمائیں:

”پاکستان میں ٹی وی چینل شروع ہوئے ۱۲ سال ہونے والے ہیں۔..... جب سے پاکستان میں درجنوں کے حساب سے چینل آئے ہیں، آزادی بہت بڑھ گئی ہے مگر ذمہ داری کا فقدان ہے، کچھ چینل (میں کسی کا نام نہیں لوں گا پڑھنے والے خود اندازہ لگالیں) صحافتی بیک گراؤنڈ سے آئے اور کچھ دیکھا دیکھی پیسے کے زور پر، کچھ کاروباری لوگوں کو محسوس ہوا کہ ان کا کاروبار ترقی کرے گا یا ان کی چوری کو کوئی پکڑنے کی ہمت نہیں کرے گا اگر وہ بھی میڈیا کے مالک بن گئے، کچھ پیسے والے لوگ جب میڈیا سے پریشان ہونا شروع ہوئے تو بدلے لینے میدان میں خود کود پڑے۔ یعنی پاکستان میں سوائے دو چار گروپس کے باقی سب لوگ چمک دکھ اور بڑھتی ہوئی میڈیا کی طاقت دیکھ کر مالک، اخبار نویس اور میڈیا اینکروز بن بیٹھے، کچھ نے خوب بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے، جہاں سے پلاٹ، زمین، نوکری اور کوئی فائدہ مل سکا ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگائی، کچھ فوجیوں کی آمریت میں وزیر اور مشیر بنے، کوئی

سیاست دانوں کے ساتھ مل کر شامل باجا ہو گیا، کوئی سفیر بن گیا اور کوئی امیر، غرض میڈیا کے راستے جس کی جتنی بن پڑی اس کو استعمال کیا، کچھ کہانیاں ایسی بھی ہیں کہ کچھ دن کے لئے صحافت کی سیڑھی استعمال کر کے لوگ مزے اڑاتے رہے اور جب وہ دن بیت گئے تو واپس صحافت میں آ کر سب کی ماں بہن شروع کر دی یا پھر سیڑھی کے نیچے سے اوپر جانے کی کوشش، اس بھاگ دوڑ میں جائز اور ناجائز مال کمانا ایک اہم ترین عنصر رہا، اخبار اور ٹی وی کے مالکان جائز آمدنی کے ساتھ ساتھ خاص مراعات بھی لیتے رہے یہاں تک کہ ہر ایک کو یہ یقین ہو گیا کہ اگر گاڑی یا موٹر سائیکل پر اگر ”پریس“ لکھا ہوا ہو تو بڑی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں تو اس دور میں پرنٹنگ پریس والے بھی اپنی گاڑیوں پر پریس کی تختی لگا کر گھومنا شروع ہو گئے۔ سب پریس سے ڈرنے لگے پولیس والے دوسروں سے بھتے لیتے تھے مگر پریس والوں کو ماہانہ بھتہ دیتے تھے۔ ہر دروازہ خود بخود کھل جاتا اور لوگوں کو ایسے مزے آئے کہ ایک ڈی اخبار نکالنے والے نے چار ڈی نکال دیئے، ایک وقت میں پشاور جیسے چھوٹے شہر میں ۶۵ روزنامے چھاپے جاتے تھے۔ شاید اب بھی ہوں کیونکہ حکومت سب سے بڑی اشتہاری پارٹی ہوتی تھی تو سارے مالک اور ایڈیٹر اور اکثر جو خود مالک بھی، ایڈیٹر بھی ہوتے تھے وہ حکومت کے انفارمیشن کے محکموں اور وزارتوں کے دفاتر میں موجود رہتے تھے، ایک بڑی صنعت بن گئی تھی اور حکومتی افسروں کے بھی مزے آ گئے تھے کہ اشتہار دیا سو روپے کا اور پچاس یا اس سے بھی زیادہ میز کے نیچے سے واپس کیش لے لیا۔ ٹی وی چینل جب آئے تو اکثر وہی لوگ جو اخباروں میں داؤ لگانے والے مارے مارے پھرتے تھے ہر گھر کی ٹی وی اسکرین پر نظر آنے لگے اور پھر ایک ایسی ریس شروع ہوئی کہ اللہ کی پناہ، اس ساری داستان امیر حمزہ میں جو حصہ صحافت کا شکار ہو گیا، وہ پروفیشنل ایڈیٹر اور وہ صحافی تھے جو اپنے کام میں تو ماہر تھے مگر اوپر کی کمائی نہیں کرنا چاہتے تھے مگر سب سے بڑا نقصان ان مالکوں نے پہنچایا جو خود ایڈیٹر اور چیف ایڈیٹر بن گئے تاکہ جتنی حکومتی مراعات، سرکاری ادارے، اعلیٰ حکام اور قومی اور سول حکمرانوں کی قربت اور سارے مزے وہ لوٹ سکیں، کچھ سالوں میں اخباروں میں سوائے اکا دکا کو چھوڑ کر سارے مالکان ہی فیصلہ ساز بن بیٹھے۔ ٹی وی والوں کا تو اور بُرا حال ہوا، نیا نیا ایک چٹخارے والا میڈیا، فوری شہرت اور اشار بن جانے کے مواقع سب ہضم نہیں ہو سکے، جو لوگ صحافت سے تعلق نہیں رکھتے تھے اور صرف دوسروں کی دیکھا دیکھی یا دشمنی میں اس میدان میں آ گئے وہ تو ظاہر ہے کہ مخصوص ایجنڈے لے کر آئے تھے، جب مقابلہ سخت ہونے لگا اور کیک کا حصہ بننے لگا تو پرانے کھلاڑی بھی نئے داؤ بیچ اپنانے لگے، تین گروپ بڑی تیاری سے میدان میں کودے کہ انگریزی کے ٹی وی چینل چلائیں گے مگر سب بھاگ لئے۔ جو بکتا تھا وہی پکنے لگا۔ خواتین کی بھرمار اور پھر شادی بیاہ کی رسومات دن رات کا خیال کئے بغیر ایسے نشر ہونے لگیں جیسے یہی ہمارا دینی اور ثقافتی ورثہ ہے۔ مزید آگے چلے تو جرم کی داستانیں عام ہونا شروع ہوئیں اور کچھ چینل پولیس اور دوسرے اداروں کے فرائض انجام دینے لگے۔ یہ سارے شتر بے مہار ہوتے گئے اور کسی نے نہ روکا، روکنے والے یا تو بکے ہوئے تھے یا دبے ہوئے یا ضرورت مند، سیاسی یا مالی طور پر، پھر اس لڑائی میں وہ مقام آ گیا کہ ہم سب ایک دوسرے پر پل بڑے اور آج کی صورت حال یہ ہے کہ پورا میڈیا اجتماعی خودکشی کی طرف دوڑ رہا ہے، ہر ایک اپنی فکر میں ہے اور کوئی یہ نہیں سوچ رہا کہ اس خودکشی جنگ کا انجام کیا ہوگا؟ آج تک ایک ضابطہ اخلاق یا ورکنگ گائیڈ لائن تک موجود نہیں، آج ہم اس طرح ایک دوسرے پر جھپٹ رہے ہیں ”جیسے میں نہیں یا تو نہیں“ حکومت عدالتیں اور ادارے تماشا دیکھ رہے ہیں کہ کس کو روکیں، کس کا ساتھ دیں اور کہاں تک۔ اس دوڑ میں میڈیا کے بڑوں سے بڑی بڑی غلطیاں بھی سرزد ہو گئیں۔

..... فوری طور پر ایک کام کرنے کی ضرورت ہے اور وہ صحافت کے ان لوگوں کو جو پروفیشنل ہیں اختیار دیا جائے اور مالکان ایک قدم پیچھے ہٹیں، صحافتی معاملات کو بزنس سے الگ کر کے چلایا جائے، میرے کئی دوست ہیں اور ہم ہمیشہ اخبارات میں صحت مند مقابلہ کرتے رہے ہیں مگر دوستیاں اور ناٹے بھی نہیں ٹوٹے، مالکان فیل ہو گئے ہیں اور اس کا نقصان سب کو ہوگا، جو گھس بیٹھے اس پٹے میں آ گھسے ہیں ان کی نشاندہی کرنا اور نکالنا ضروری ہے۔ یہ نہ ہوا تو جو چند لوگ اپنی عزت بچا کر پیچھے بیٹھے ہیں وہ بھی صحافت چھوڑ دیں گے اور پھر خدا ہی حافظ پھر اجتماعی تھر کا آرڈر دینا پڑ جائے گا۔“

(روزنامہ جنگ کراچی، ۱۹ مئی ۲۰۱۴ء)

ہماری گزارش یہ ہے کہ ٹی وی مالکان، ذمہ داران، حکومت، خفیہ ادارے، علماء کرام، عوام الناس ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور مکافات عمل سے ڈرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی اندھا دھند تقلید کرتے کرتے اپنے دین و ایمان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور نہ دین کے رہیں نہ دنیا کے، ”نہ خدا ہی ملانہ وصال صنم، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ مہرنا معسر دینی اللہ وصحبہ (رحمیں)

ٹی وی اور انٹرنیٹ کا عالمگیر فتنہ

اور اب تو دشمنانِ دین ایک نئی شیطانی ایجاد کے ذریعہ اسلامی اقدار کو مسخ کرنے اور مسلمانوں کی ظاہری و باطنی، روحانی و جسمانی اور عملی و اعتقادی تمام ملکات اور صلاحیت کو مفلوج کر کے رکھ دینے کا منصوبہ بنا چکے ہیں۔ اس نئی ایجاد، مجمع الخبائث، ام الفتن کا نام انٹرنیٹ ہے، جس کے شیطانی چالے پورے عالم کے ارد گرد اپنے تانے بانے بننے میں مصروف ہیں اور ابھی اس کے مضمرات اور نقصانات سے قطع نظر اس کے مفید پہلو کو سامنے لا کر اس کی افادیت کا پرچار کیا جا رہا ہے جیسا کہ ٹی وی کی ایجاد کے وقت اس کی بُرائیوں پر پردہ ڈال کر اس کی اچھائیوں کو خوب اچھا لایا گیا تھا اور ان عارضی اور وقتی فوائد کو خوب اجاگر کیا گیا تھا جو عوام کی سطحی نگاہوں میں نہایت اہم مفید اور خوش کن نتائج کے حامل تھے، لیکن کچھ ہی دنوں بعد جب سب کے دلوں سے اس کی حقارت نکل گئی اور اس کے خلاف نفرت و بے زاری کا زور کم ہو گیا اور جب ٹی وی، ٹی بی کی وبا کی طرح آنا فانا تمام معاشرے میں بُری طرح پھیل کر لوگوں کی روحانی، ایمانی، اخلاقی اقدار پر اپنے مہلک اثرات دکھلانے لگا اس وقت لوگوں کو اندازہ ہوا کہ یہ ٹی وی کیا بلا ہے اور اب تو یہ ایک کینسر کی طرح تمام معاشرے پر ایسا چھا چکا ہے کہ اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ہے۔ ہر شخص اس کی بُرائیوں اور خرابیوں کا اعتراف کرتے اور اس سے نفرت کرنے کے باوجود اسے اپنے گھر میں رکھنے کو اپنی مجبوری خیال کرتا ہے اور اب شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جس کے کل افراد اس کے اثر سے بالکل محفوظ ہوں اور اس کے ذریعے بُرائیوں کا جو طوفان عالم اسلام پر اُٹا چلا آ رہا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔

ان جدید ایجادات کی مثال وہی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ نے شراب اور جوئے کے متعلق فرمایا ہے:

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا.“ (البقرہ: ۲۱۹)

ترجمہ: ”آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے

بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب منفعت سے دفع مضرت مقدم ہے، یعنی ایک کام کے ذریعے کچھ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے اور ساتھ ہی کوئی مضرت بھی پہنچتی ہے تو مضرت سے بچنے کے لئے اس منفعت کو چھوڑ دینا ضروری ہوتا ہے، ایسی منفعت کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو مضرت کے ساتھ حاصل ہو۔

(معارف القرآن: ۵۳۷/۱)

شبِ برأت کے فضائل

اور اس رات کی بدعات و رسومات

مفتی محمد راشد ڈسکوی

ہی روزہ ہے، اس لئے اس کی ہمت آسانی سے ہو جاتی ہے، جب وہ پورا ہو گیا تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بس رمضان کے روزے بھی ایسے ہی ہوں گے اور اس تاریخ میں رات کی عبادت بھی تراویح کا نمونہ ہے، اس سے تراویح کے لئے حوصلہ بڑھتا ہے کہ جب زیادہ رات تک جاگنا کچھ بھی معلوم نہ ہو تو تراویح کے لئے ایک گھنٹہ زیادہ جاگنا کیا معلوم ہوگا؟! بس یہ تو اعانت باللہ علی اللہ ہوئی۔“ (وقفہ الیسر مع احقر "بہنوان نظام شریعت: ۵۳۶/۶، مکتبہ اشرف المعارف، لبنان)

اب ایک نظر اس ماہ مبارک کی چند ہویں شب پر بھی ڈال لی جائے، جس کے بارے میں بہت کچھ احادیث بھی میں مذکور ہے، جو آگے بالتفصیل آ رہی ہیں۔ زمانہ ماضی اور موجودہ زمانے کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس رات کے بارے میں لوگ افراط و تفریط کا شکار نظر آتے ہیں، اس لئے اس رات کے فضائل، اس رات کے فضائل سے محروم ہونے والے افراد اور اس رات کو ہونے والی مروجہ بدعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔ سب سے پہلے اس رات کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرمودات ذکر کئے جائیں گے، اس کے بعد جمہور اسلاف و فقہائے امت، اہل سنت والجماعت کے نظریات و اقوال ذکر کئے جائیں گے، تاکہ اس رات کے بارے میں شریعت کا صحیح موقف سامنے آجائے۔

شروع ہوتے ہی آپ a کی عبادات میں غیر معمولی تبدیلی نظر آتی، جس کا اندازہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے اس ارشاد سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، آپؓ فرماتی ہیں: ”مما رایتہ فی شہر اکثر صیاماً منہ فی شعبان“ کہ ”میں نے آپ a کو شعبان کے علاوہ اور کسی مہینے میں کثرت سے (نفل) روزے رکھتے نہیں دیکھا۔“ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۴۷۷۷)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ”شعبان المعظم“ میں بکثرت روزے رکھنے کی وجہ سے اس مہینے میں روزے رکھنے کو علامہ نووی رحمہ اللہ نے مسنون قرار دیا ہے، فرماتے ہیں: ”ومن المسنون صوم شعبان۔“ (المجموع شرح المہذب: ۳۸۶/۶)۔

مذکورہ حدیث عائشہؓ اور دیگر بہت سی احادیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ عمل اور امت کو ترغیب دینا استقبال رمضان کے لئے ہوتا تھا، جس کی طرف حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”اب خاص اس روزہ کی حکمت بھی سمجھئے، میرے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سے پہلے نصف شعبان کا روزہ رمضان کے نمونہ کے لئے مسنون فرمایا ہے، تاکہ رمضان سے وحشت و ہیبت نہ ہو کہ نہ معلوم روزہ کیسا ہوگا؟ اور کیا حال ہوگا؟ اس لئے آپ a نے چندہ شعبان کا روزہ مقرر فرمادیا کہ اس دن کا روزہ رکھ کر دیکھ لو، چوں کہ یہ ایک

کچھ عرصہ بعد رمضان المبارک کی آمد ہوگی، چشم تصور میں ایک بار پھر آنکھیں ان مناظر سے ٹھنڈا ہونے کو بے تاب ہیں کہ پانچوں نمازوں کے وقت مؤذن کی پکار پر لبیک کہنے والے جوق درجوق خانہ خدا کی طرف لپکے چلے آتے ہیں، جہاں ایک طرف ہر نماز سے پہلے اور نماز کے بعد مساجد میں خلق خدا کی ایک بہت بڑی تعداد قرآن حکیم کی تلاوت سے لطف اندوز ہوتی نظر آتی ہے، تو دوسری طرف بہت سے افراد و نفل کی ادائیگی میں مشغول نظر آتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ذکر و اذکار سے اپنے سینوں کو منور کرنے والے اور اپنے رب عزوجل کے حضور الحاح و زاری کے ساتھ ہوئے مناجات میں مشغول افراد کی بھی بہت بڑی تعداد ہوتی ہے۔

شعبان المعظم میں سرکارِ دو عالم a کا معمول: اس برکتوں والے ماہ مبارک کے آنے سے قبل ”شعبان المعظم“ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے استقبال کے لئے کمر بستہ ہو جاتے، آپ کی عبادات میں اضافہ ہو جاتا، نہ صرف خود بلکہ اس فکر میں آپ اپنی امت کو بھی شریک فرماتے تھے۔

آپ a نے ”رمضان المبارک“ کے ساتھ انس پیدا کرنے کے لئے ”شعبان المعظم“ کی چند ہویں رات اور اس دن کے روزے کی ترغیب دی ہے اور اس بارے میں صرف زبانی ترغیب پر ہی اکتفاء نہیں فرمایا، بلکہ آپ a عملی طور پر خود اس میدان میں سب سے آگے نظر آتے ہیں، چنانچہ اس ماہ کے

شب برأت کے بارے میں نبی اکرم a کے فرامین:

۱:..... ترجمہ: "حضرت ابو بکر صدیقؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ" آپ a نے فرمایا کہ: اللہ عزوجل پندرہویں شعبان کی رات میں آسمان دنیا کی طرف (اپنی شان کے مطابق) نزول اجلال فرماتے ہیں اور اس رات ہر کسی کی مغفرت کر دی جاتی ہے، سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کے، یا ایسے شخص کے جس کے دل میں بغض ہو۔" (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث "۳۵۳۶": ۵، ۳۵۷، مکتبۃ الرشید)

۲:..... ترجمہ: "آپ a نے ارشاد فرمایا: (اے عائشہ!) جانتی بھی ہو یہ کوئی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے، اللہ عزوجل اس رات اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتے ہیں اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں، رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتے ہیں، اور دلوں میں کسی مسلمان کی طرف سے بغض رکھنے والوں کو ان کی حالت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔" (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث "۳۵۵۳": ۲۶۱۵، مکتبۃ الرشید)

۳:..... ترجمہ: "حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات رحمت کی نظر فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں، سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے اور دلوں میں کسی مسلمان کی طرف سے بغض رکھنے والوں کے۔" (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث "۱۳۹۰")

کتبہ ابی العالی

۴:..... ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عامرؓ سے روایت ہے کہ" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں: ایک کینہ ور، دوسرے کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔" (مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث "۶۶۳۲": ۱۷۶۳، عالم الکتاب)

۵:..... ترجمہ: "حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

شعبان کی پندرہویں رات اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں: ایک کینہ ور، دوسرے کسی کو ناحق قتل کرنے والا

کرتے ہیں کہ آپ a نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طالب! کہ میں اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی مانگنے والا؟! کہ میں اس کو عطا کروں، اس وقت جو (بچے دل کے ساتھ) مانگتا ہے اس کو (اس کی شان کے مطابق) عطا ہے، سوائے بدکار عورت اور مشرک کے (کہ یہ اپنی بد اعمالیوں کے سبب اللہ کی عطا سے محروم رہتے ہیں)۔" (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث "۳۵۵۵": ۳۶۱۵، مکتبۃ الرشید)

۶:..... ترجمہ: "حضرت عائشہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ:

"آپ a نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے اس رات یعنی شعبان کی پندرہویں رات میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے دریافت فرمایا کہ: یا رسول اللہ! کیا ہوتا ہے؟ آپ a نے فرمایا: اس شب میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہیں، وہ سب لکھ دیئے جاتے ہیں، اور جتنے اس سال مرنے والے ہیں، وہ سب بھی اس رات لکھ دیئے جاتے ہیں، اور اس رات میں سب بندوں کے (سارے سال کے) اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی (مقررہ وقت) پر اترتی ہے۔" (الدعوات الکبیر للبیہقی، رقم الحدیث "۵۳۰": ۱۰، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸

سے بھی زیادہ ہوتی ہے، مگر اس رات میں اللہ تعالیٰ شرک، اور کینہ دور، اور رشتے ناٹے توڑنے والے (یعنی قطع تعلقی کرنے والے) اور ازار (یعنی پاجامہ شلوار وغیرہ) فتنوں سے بچنے رکھنے والے (لوگوں) اور ماں باپ کے نافرمان اور شراب کے عادی لوگوں کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرماتے۔“ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: ۳۵۵۶، ۳۶۵۵، ۳۶۵۶) ۹: ترجمہ: ”حضرت عثمان بن محمدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: (زمین پر بسنے والوں کی) عمریں ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک طے کی جاتی ہیں، یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اور اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں، حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔“ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: ۳۵۵۸، ۳۶۵۵، ۳۶۵۶) ۱۰: ترجمہ: ”حضرت ابو درداءؓ

فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ثواب کی امید سے عیدین کی راتوں میں قیام کیا (یعنی عبادت کے ذریعے ان کو زندہ کیا) تو اس کا دل اس (وحشت والے) دن زندہ رہے گا جس دن لوگوں کے دل (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے۔“ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ پانچ راتوں میں دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے، جمعہ کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، رجب کی پہلی رات، اور شعبان کی پندرہویں رات۔“ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: ۳۳۳۸، ۳۸۷۵، ۳۸۷۵) ۱۱: ترجمہ: ”مذکورہ ارشادات کے علاوہ اور بہت سی روایات میں اس رات کے فضائل وارد ہوئے ہیں،

اس وقت ان سب کا جمع کرنا مقصود نہیں، بس ایک خاص جہت سے ایک نمونہ سامنے لانا مقصود ہے۔ وہ خاص پہلو یہ ہے کہ مذکورہ تمام احادیث میں جہاں عظیم الشان فضائل مذکور ہیں، وہاں بہت سے ایسے (بدقسمت) افراد کا تذکرہ ہے، جو اس مبارک رات میں بھی رب عزوجل کی رحمتوں اور بخششوں سے محروم رہتے ہیں۔ ذیل میں ان گناہوں کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے، تاکہ تھوڑا سا غور کر لیا جائے کہ کہیں ہم بھی ان رذائل میں تو مبتلا نہیں! اللہ نہ کرے کہ ہمارے اندر ان میں سے کچھ ہو، اور اگر کچھ ہو تو اس سے بروقت چھٹکارا حاصل کر سکیں:

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ:
”شب قدر و شب برأت کے لئے
شریعت نے عبادت، نوافل،
تلاوت، ذکر، تسبیح، دعا و استغفار کی
ترغیب دی ہے۔“

شب برأت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم افراد:

- ۱:.....مسلمانوں سے کینہ، بغض رکھنے والا۔
- ۲:.....شرک کرنے والا۔ ۳:.....حقوق قتل کرنے والا۔ ۴:.....بدکار ”زنا کرنے والی“ عورت۔
- ۵:.....قطع تعلقی کرنے والا۔ ۶:.....ازار (شلوار، تہبند وغیرہ) فتنوں سے بچنے لگانے والا۔
- ۷:.....والدین کا نافرمان۔ ۸:.....شراب پینے والا۔
- ۱:.....کینہ، بغض:

کسی شخص پر غصہ پیدا ہو اور یہ شخص کسی وجہ سے اس پر غصہ نہ نکال سکے تو اس کی وجہ سے دل میں جو گرانی پیدا ہوتی ہے اس کو ”کینہ“ کہتے ہیں، اسی کا دوسرا نام

”بغض“ بھی ہے۔ کینہ و بغض محض ایک گناہ یا عیب نہیں، بلکہ یہ اور بہت سارے گناہوں کا مجموعہ ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں: غصہ سے کینہ اور کینہ سے ”آٹھ“ گناہ پیدا ہوتے ہیں: ۱:.....حسد۔ ۲:.....شامت۔ ۳:.....سلام کا جواب نہ دینا۔ ۴:.....حقارت کی نگاہ سے دیکھنا۔ ۵:.....غیبت، جھوٹ اور قحش گوئی کے ساتھ زبان دراز کرنا۔ ۶:.....اس کے ساتھ مسخر اپن کرنا۔ ۷:.....موقع پاتے ہی اس کو ستانا۔ ۸:.....اس کے حقوق ادا نہ کرنا۔ (کیسائے سعادت، ص ۳۳۲)

اس کے علاوہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ”کینہ دور کی بخشش نہیں کی جاتی۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، ص ۴۲۷) اس جیسی اور بہت سی احادیث سے کینہ کی برائی اور مذمت سامنے آتی ہے، اس لئے غور کر کے اپنے آپ کو اس برائی سے بچانا از حد ضروری ہے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی کسی پر غصہ آئے فوراً اس کو معاف کر دیا جائے، ہرگز اس کے خلاف کسی بات کو دل میں نہ رہنے دیا جائے، اور اس سے میل جول اور سلام و کلام شروع کر دیا جائے۔ ۲:.....شرک:

اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفاتِ خاصہ میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے، شرک توحید کی ضد ہے، موجودہ دور میں شرک کی جتنی صورتیں مروج ہیں ان سب سے بچنا ضروری ہے، مثلاً: غیر اللہ کو مختار کل، نفع و نقصان کا مالک، زندہ کرنے اور مارنے پر قادر، بیمار کرنے اور شفاء دینے پر قادر، روزی میں وسعت اور تنگی پیدا کرنے پر قادر سمجھنا، انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام کے تقرب کے حصول کے لئے ان کے نام کی نذر و نیاز اور منت ماننا، ان کی قبروں پر سجدہ کرنا، ان کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر سمجھنا سب

شرک کی اقسام ہیں۔ پھر شرک کی دو قسمیں ہیں: شرک اکبر اور شرک اصغر، شرک اکبر کی تفصیل تو گزر چکی۔ شرک اصغر میں ریا کاری، بدشگونی اور غیر اللہ کے نام کی قسمیں کھانا وغیرہ شامل ہے، شرک کا انجام ہمیشہ کی دوزخ بتایا گیا ہے:

”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ، وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا.“

(النساء: ۱۱۶)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اس کو تو بے شک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، لیکن اس کے علاوہ جس کی کو بھی چاہے گا بخش دے گا، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ یقیناً بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔“

۳:..... ناحق قتل:

بغیر کسی شرعی عذر کے کسی کو ناحق قتل کرنا، چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو سخت گناہ ہے، اور کسی ایمان والے کو قتل کرنا تو اس سے بھی بدترین ہے، ایسے شخص کے بارے میں قرآن پاک میں بہت سخت وعید آئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا.“ (النساء: ۹۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قاتل کو ہمیشہ جہنم کی اپنے غضب، اپنی لعنت اور سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔ موجودہ دور میں انسانی جان کی قیمت چند نکلوں کے برابر بھی نہیں سمجھی جاتی، ذرا ذرا سی بات پر اور دنیاوی چند سکون کی خاطر کسی کے سہاگ کو اجاڑ دینا، معصوم بچوں کو یتیم کر دینا، بوڑھے ماں باپ کی آخری عمر کے سہاروں کو چھین لینا، اور تجارتی و کاروباری مراکز کو خاکستر کر دینا ایک کھیل بن گیا

ہے، اور قیامت کی علامات میں سے یہ علامت بھی سامنے آ چکی ہے کہ نہ مرنے والے کو پتہ ہے کہ کس نے مارا اور کیوں مارا اور نہ ہی مارنے والے کو۔

۴:..... زنا:

کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ زنا بھی ہے، جو عورت یا مرد اس بدترین گناہ میں مبتلا ہو، اس کے لئے احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں، اور اگر اس عمل بد کو پٹھے کے طور پر کیا جائے ”جیسے موجودہ دور میں اس کا رواج عام ہو چکا ہے“ تو یہ دوہرا گناہ ہے اور ایسی کمائی بھی حرام ہے۔ ”شبہ معراج میں آپ a کا گزر ایسی عورتوں پر ہوا جو اپنے پستانوں سے (بندھی ہوئی) اور پھروں کے بل لٹکی ہوئی تھیں، آپ a نے جبرئیل امین علیہ السلام سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ زنا کار عورتیں اور اپنی اولاد کو قتل کرنے والی عورتیں ہیں۔“

۵:..... قطع رحمی:

اپنے اعزہ و اقربا اور اپنے متعلقین کے حقوق ضرور یہ ادا نہ کرنا قطع رحمی ہے، مثلاً: سلام کا جواب نہ دینا، بیماری کے وقت عیادت نہ کرنا، چھینک کا جواب نہ دینا، فوت ہو جانے پر بلا عذر اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا وغیرہ، یہ سب درجہ بدرجہ قطع رحمی میں شامل ہیں، ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا (قانوناً، بغیر سزا کے) جنت میں نہیں جائے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۶:..... ازار (شلوار، پاجامہ) ٹخنوں

سے نیچے لٹکانا:

مردوں کے لئے ٹخنوں سے نیچے شلوار، تہبند، پاجامہ، چنٹ، کرتا یا چھو وغیرہ لٹکا نا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ: ”ٹخنوں سے نیچے جو تہبند (پاجامہ وغیرہ) ہو وہ دوزخ میں لے

جانے والا ہے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۷۳/۱، قدیمی) تکبر کی نیت ہو یا نہ ہو، ہر حال میں یہ گناہ ہے، اگر تکبر کی نیت ہو تو دوہرا گناہ ہے اور اگر نیت نہ بھی ہو تو اس فعل کا گناہ ہے۔

۷:..... والدین کی نافرمانی:

والدین کی نافرمانی بہت سخت گناہ ہے، کئی احادیث میں والدین کی نافرمانی پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”احسان جتنا ہے والا، والدین کا نافرمان اور شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“ (نسائی، دارمی)۔ قرآن پاک میں تو والدین کے سامنے ”أف“ تک کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ آج کل والدین کی نافرمانی، ان کے آگے بولنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا عام ہو گیا ہے، اس سے اجتناب از حد ضروری ہے، ورنہ دنیا آخرت کا وبال اس کا مقدر بنے گا۔

۸:..... شراب نوشی

شراب نوشی کی ایک وعید پیچھے گزر چکی، یہ صرف ایک گناہ کبیرہ ہی نہیں، بلکہ یہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، اس کو ام النجاست کہا گیا ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ: ”میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے، اور شراب کو دوسرا نام دیں گے، اور ان کے سامنے ٹاپے اور گانے والی عورتیں ہوں گی، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے یا ان کو بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔“ لہذا شراب یا دیگر نشہ پیدا کرنے والی سب چیزیں مثلاً: دھسکی، ہیروئن، بھنگ، وغیرہ سب حرام ہیں۔ آج موجودہ دور میں اس حدیث کے مناظر پوری طرح ہمارے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

شب برأت کے فضائل والی احادیث میں مذکور تمام محروم رہ جانے والوں کا کچھ کچھ تذکرہ ہو گیا۔ ان سب گناہوں سے جتنا جلد ہو سکے اور کم از کم

شعبان کی چند ہویں رات سے پہلے پہلے توبہ کر کے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
اکابرین امت کے اقوال:

علامہ ابن الحاج ماکھی فرماتے ہیں: ”اس رات کے بڑے فضائل ہیں اور بڑی خیر والی رات ہے، اور ہمارے اسلاف اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس رات کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرتے تھے۔“ (البدل لابن الحاج: ۲۹۹۱)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے شاگرد ابن رجب ضبیؒ فرماتے ہیں: ”شام کے مشہور تابعی خالد بن لقمانؒ وغیرہ اس رات کی بڑی تعظیم کرتے اور اس رات میں خوب عبادت کرتے۔“

(لحائف العارف: ۱۳۳)

علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں: ”اور مستحب ہے شعبان کی چند ہویں رات بیداری کرنا۔“

(المحرر المقتضب: ۵۲۲)

علامہ ہسکٹیؒ فرماتے ہیں: ”مستحب ہے شعبان کی چند ہویں رات عبادت کرنا۔“

(الدرر الخرد: ۲۳، ۲۴، ۲۵)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں کہ: ”بیشک یہ رات شب برأت ہے اور اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں روایات صحیح ہیں۔“

(العرف الخدی: ۱۵۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ: ”اس رات بیداری کرنا مستحب ہے اور فضائل میں اس جیسی احادیث پر عمل کیا جاتا ہے، یہی امام اوزاعیؒ کا قول ہے۔“ (ماجہ بالنسب: ۳۶۰)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ: ”شب برأت کی اتنی اصل ہے کہ چند ہویں رات اور چند ہواں دن اس مہینے کا بزرگی اور برکت والا ہے۔“ (بہشتی زیور، چھٹا حصہ: ۶۰)

کنذیت المفتی میں ہے کہ: ”شعبان کی چند ہویں شب ایک افضل رات ہے۔“
(۲۲۶، ۲۲۵/۱)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ: ”شب قدر و شب برأت کے لئے شریعت نے عبادت، نوافل، تلاوت، ذکر، تسبیح، دعا و استغفار کی ترغیب دی ہے۔“

(جامعہ فاروقیہ کراچی: ۲۶۳، ۲۶۴)

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں کہ: ”واقعہ یہ ہے کہ شب برأت کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ دس صحابہ کرامؓ سے احادیث مروی ہیں، جن میں اس رات کی فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ ان میں بعض احادیث سند کے اعتبار سے بے شک کچھ کمزور ہیں، لیکن حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو، لیکن اس کی تائید میں بہت سی احادیث ہو جائیں تو اس کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔“

(اسلامی خطبات: ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵ ملخصاً)

شب برأت کی رسومات اور بدعات:

اس رات میں حد سے زیادہ عبادت کرنا، مسجدوں میں اجتماعی شب بیداری کرنا، مخصوص قسم کے مختلف طریقوں سے نوافل پڑھنا جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ نوافل و تسبیح اور تراویح کی جماعت کروانا، اسپیکر پر نعت خوانی وغیرہ کرنا، ہوٹلوں اور بازاروں میں گھومنا، طلوہ پکانے کو ضروری سمجھنا، خاص اس رات میں ایصال ثواب کو ضروری سمجھنا، قبرستان میں چراغ جلانا، اس رات سے ایک دن پہلے عرفہ کے نام سے ایک رسم، اس رات میں گھروں میں روحوں کے آنے کا عقیدہ، فوت شدہ شخص کے گھر جانے کو ضروری سمجھنا، کپڑوں کا لین دین، بیری کے پتوں

سے غسل کرنا، گھروں میں چراغاں کرنا، گھروں اور مساجد کو سجانا اور ان سب سے بڑھ کر اس رات میں آتش بازی کرنا۔

مذکورہ تمام امور شریعت کے خلاف ہیں، ان کا کوئی ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، اور سلف صالحینؒ سے نہیں ملتا، اس لئے ان تمام بدعات و رسومات کا ترک اور اس معاشرے سے ان کو مٹانے کے لئے کوشش کرنا ہر ہر مسلمان پر بقدر وسعت فرض ہے۔

شب برأت میں کرنے کے کام:

آخر میں اس مبارک رات میں کرنے والے کیا کیا کام ہیں؟ ان کا ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اس رات کے فضائل کو سمیٹا جاسکے:

۱: نماز عشاء اور نماز فجر کو باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔

۲: اس رات میں عبادت کی توفیق ہو یا نہ ہو، گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا، بالخصوص ان گناہوں سے جو اس رات کے فضائل سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

۳: اس رات میں توبہ و استغفار کا خاص اہتمام کرنا اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات سے اجتناب کرنا۔
۴: اپنے لئے اور پوری امت کے لئے ہر قسم کی خیر کے حصول کی دعا کرنا۔

۵: بقدر وسعت ذکر و اذکار، نوافل اور تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کرنا۔

۶: اگر بآسانی ممکن ہو تو چند شعبان کا روزہ رکھنا۔ واضح رہے کہ مذکورہ تمام اعمال شب برأت کا لازمی حصہ نہیں، بلکہ ان کا ذکر محض اس لئے ہے کہ ان میں مشغولی کی وجہ سے اس رات کی منکرات سے بچا جاسکے۔ ☆ ☆

نماز... مون کی معراج

ڈاکٹر عبداللہ عارفی

دوسری قسط

رجوع نہ ہونے کا وبال ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے اور ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی طرف رجوع ہوتے رہیں تاکہ ہر حال میں اس کی رحمت ہمارے شامل حال رہے۔

اپنے وقت کا انضباط کرو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بڑی برکت ہوتی ہے اور سب ضروری کام آسانی سے ہو جاتے ہیں اور نمازیں وقت کی پابندی کے ساتھ ادا ہوتی رہتی ہیں اور دل میں سکون رہتا ہے۔ اس کی بڑی قدر کرو، ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں:

”عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد اگر میں دیکھتا ہوں کہ کوئی دنیا کی باتیں کر رہا ہے تو جی چاہتا ہے کہ اس کو گولی مار دوں ایسا ناقدر داں ہے یہ وقت کا، عشاء کی نماز کے بعد فضولیات میں مبتلا ہو گیا۔ ابے عشاء کی نماز تو تم کو سارے دن کی ناپاکی سے اور آلودگی سے سب سے پاک کر چکی تھی اور پھر تم اس میں مبتلا ہو گئے، عشاء کی نماز کے بعد پھر وہی لغو باتیں شروع کر دیں تو جب خود دیدہ و دانستہ اپنی عاقبت برباد کر رہے ہو تو ہم اس کا تذکرہ کیا بتائیں، پھر کہتے ہیں کہ صبح آنکھ نہیں کھلتی، بتاؤ صبح کیسے آنکھ کھلے؟“

اسی طرح ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں کہ:

”جو لوگ صبح کی نماز کے لئے نہیں اٹھتے ہیں بڑے ناقدر داں ہیں، یہ وقت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا، اس وقت اللہ تعالیٰ عالم کائنات میں ایک نئی روح پیدا فرماتے ہیں،

نماز اور وظائف اس لئے ہیں کہ ان کی برکت سے ہمارے دنیاوی مقاصد پورے ہوتے رہیں۔ نماز تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تم پر فرض ہے کہ نماز پڑھو، تم کو حکم ہے کہ دعا کرو، اس لئے ہر حال میں حکم الہی کی تعمیل تم کو کرنا پڑے گی خواہ کوئی بھی حالت ہو، جب تم نے ان کے حکم کی تعمیل کر لی خواہ طوعاً یا کسراً ہی سہی تو پھر اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمانیت تم کو دنیا کی کسی سعادت سے محروم نہ رکھے گی۔

نماز فجر کا اہتمام:

اکثر لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ صبح کی نماز نہیں بن پڑتی تو بھائی اس میں قصور کس کا ہے، جب تم رات کے بارہ بجے تک اپنی تفریحات و لغویات میں مشغول رہو گے تو پھر صبح کیسے آنکھ کھلے گی۔ یہ سب نفس کی شرارت ہے، کیونکہ تمہارے دل میں نماز کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس لئے نفس ترک نماز کے لئے منقول عذر اور بہانے کرتا رہتا ہے یاد رکھو نماز کا ترک کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ اللہ جل شانہ کی حکم عدولی ہے، تو دنیا میں بھی اس کا وبال بھگتنا پڑتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی بڑی سنگین سزا ہے۔

عبرت کی نظر سے دیکھو، آج جو گھر گھر پریشانیوں اور بیماریاں زور پکڑ رہی ہیں وہ یہی شامت اعمال ہے جس سے پناہ مانگنے کی بھی توفیق اس لئے نہیں ہوتی کہ نماز نہیں پڑھی جاتی، جس کے وبال سے توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی اور اپنے شامت اعمال کا بھی احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ سے

ترک خواہش و منکرات کے لئے ارادہ ہمت شرط ہے:

بعض نادان کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور دنیا بھر کے خرافات میں بھی مبتلا ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں تفریحاً ٹیلی ویژن بھی دیکھتے ہیں، فضولیات اور لغویات بھی کرتے جاتے ہیں، جھوٹ بھی بولتے ہیں، نصیبت بھی کرتے ہیں، وعدہ شکنی بھی کرتے ہیں، اہل تعلقات سے بد معاملگی بھی ہو جاتی ہے تو پھر ایسی نماز سے کیا فائدہ؟

سنیے! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نماز کا حق جیسا چاہئے وہ ادا ہی نہیں کرتے، پھر یہ بھی ہے کہ منکرات و لغویات ترک کرنے کا ہم ارادہ ہی نہیں کرتے یا ان منکرات کو ہم گناہ ہی نہیں سمجھتے تو پھر توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی مگر میں کہتا ہوں اور آپ خود اس کا اندازہ کر کے دیکھیں کہ ایک مسلمان خواہ وہ کیسی ہی نماز پڑھتا ہو، بے نمازی سے اس کی دینی حالت پھر بھی بہتر ہوگی پھر اس پر بھی غور کیجئے کہ کتنے گناہ کبیرہ ہیں کہ لوگ اس میں مبتلا ہیں، مگر ہم اور آپ ہیں کہ ان سے بالطبع نفرت کرتے ہیں، پھر بہت سے ایسے گناہ ہیں جس میں ہم اور آپ نفس و شیطان سے مغلوب ہو کر مبتلا ہو جاتے ہیں مگر پھر تنہا ہوتا ہے تو توبہ و استغفار کی توفیق ہو جاتی ہے، یہ بھی تو نماز ہی کی تو برکت ہے اور یہی برکت فلاح دارین کا بھی باعث ہے۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اتنے دنوں سے دعائیں مانگ رہے ہیں قبول نہیں ہوتیں، اتنے دنوں سے وظیفہ پڑھ رہے ہیں، ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اتنے دنوں سے نماز پڑھ رہے ہیں نماز میں دل نہیں لگتا، جب نفس و شیطان غالب ہو جاتا ہے تو نماز بھی ترک کر دیتے ہیں اول تو عقیدہ ہی قاسد ہے کہ

ایک نئی تازگی آتی ہے، زمین میں روئیدگی پیدا ہوتی ہے، پھول کھلتے ہیں، کلیاں کھلتی ہیں، خوشگوار ہوائیں چلتی ہیں جن سے جسم و جان میں تازگی آ جاتی ہے اور اس وقت تم پڑے سو رہے ہو، عالم امکان میں بیداری کا سماں ہے۔ نباتات میں نئی جان آرہی ہے، حیوانات اور پرندوں سب پرسکون و فرحت طاری ہے اور اپنی اپنی زبان میں سب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہیں، اس وقت تم غافل پڑے سو رہے ہو، تمہارے دل و دماغ سب بے حس ہیں، یہ بڑی ناقدری کی بات ہے، پھر کہتے ہیں کہ صحت خراب ہے، وہ بیماری ہے اور یہ پریشانی ہے، فلاں کام میں رکاوٹ ہو رہی ہے، آئے دن طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں، کیونکہ تم فطرت کی خلاف ورزی کر رہے ہو، طبی لحاظ سے دیر مکر ہونا اور دیر میں جاگنا دونوں مضر ہیں، تندرستی خراب ہو جاتی ہے، دیدہ و دانستہ ہم لوگ اس میں مبتلا ہیں، اور پھر شکایت کرتے رہتے ہیں۔“

خیر یہ تو طویل بات تھی۔

میں کہتا یہ چاہتا ہوں کہ نماز کی پابندی کرو، نماز بڑی نعمت ہے، نماز ہماری ظاہری و باطنی صحت کا راز ہے، خواہ تمہاری سمجھ آئے یا نہ آئے، نماز پڑھنے کی عادت ڈالو، ایک وقت ایسا آئے گا کہ سمجھ لو گے کہ نماز واقعی ہمارے لئے منجانب اللہ بڑی نعمت ہے، پھر اس احساس کے بعد اگر نماز چھوڑنا بھی چاہو گے تو نہ چھوڑ سکو گے، جب تک اس کا احساس غالب نہ ہو، یہی سمجھو گے کہ یہ صرف اٹھک بیٹھک ہوتی ہے، دل کہیں ہے رکوع میں ہیں اور فاسد خیال آرہے ہیں، سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سر رکھا ہوا ہے، لیکن نفسانی اور شہوانی خیالات چکر لگا رہے ہیں، یہ کیا نماز ہے کہ نماز پڑھ چکے کے بعد یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی رکعت

پڑھیں، تین پڑھیں یا چار پڑھیں یا پانچ پڑھیں، بس یہ کہ حواس باختہ نماز پڑھ لی۔

دیکھئے پھر میں آپ سے یہی کہتا ہوں کہ خدا کے لئے نماز کی پابندی کیجئے چاہے اٹھک بیٹھک کرو، چاہے بے حسی سے پڑھو، چاہے غفلت سے پڑھو، جس طرح بھی پڑھو لیکن نماز کسی حال میں بھی نہ چھوڑو، تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہو، یہی تمہاری نماز مقبول ہے، یہی نجات دلانے والی چیز ہے، اسی نماز سے حشر میں تمہارے اعمال کا پلہ وزن میں بھاری ہوگا۔

انشاء اللہ تعالیٰ یہی نماز تم کو جنت میں لے جائے گی، جس کی آج تم ناقدری کر رہے ہو، یہی نماز اور یہی سجدے قیامت کے دن تمہاری پیشانی پر نور بن کر چمکیں گے۔

انشاء اللہ تعالیٰ خشوع و خضوع نہ سہی، حضور قلب نہ سہی، توجہ الی اللہ نہ سہی، لیکن یہ تو دیکھو کہ کس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑے ہو، کس کے آگے جھک رہے ہو، تمہارا سر کس کے آستانہ پر ہے، کس احکم الحاکمین کی بارگاہ میں بلا تکلف شرف باریابی حاصل ہے، کس کے قرب کی حضوری نصیب ہوگئی۔ یہ عبدیت کا بہت بڑا مقام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سجدہ کرو اور ہمارے قریب آ جاؤ، توجہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قریب بلایا تو چاہے بدحواس سجدہ ہو یا ہوش

دحواس والا سجدہ ہو، بغیر خشوع و خضوع والا سجدہ ہو یا نظکرات و بدحواسی کا سجدہ ہو، بہر حال صورت سجدہ تو ہے، اگر یہ تمہاری نماز مقبول نہ ہوتی تو پھر نماز کی دوبارہ توفیق بھی نہ ہوتی۔ خدا کے لئے اس کی قدر کرو، نماز کی مستقل توفیق خود علامت ہے مقبولیت کی۔

عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی، یہ ایک خواہ خواہ کا خیال ہے کہ نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی تو پھر کیا ہوتا ہے؟ ذرا غور تو کرو کہ جب تم نے نماز کے وقت پر نماز کا ارادہ کیا، وضو کیا، مسجد کی طرف روانہ ہوئے یا اپنے مصلیٰ پر گئے تو اس طرح دل نہیں لگا تو اور کیا ہوا، یہ یکسوئی نہ ہوتی تو کیا ہوئی؟ تمام تعلقات کو چھوڑ دیا، تھوڑی دیر کے لئے عالم تعلقات سے الگ ہو گئے، تھوڑی دیر کے لئے سب سے تعلقات منقطع کر لئے، سب مشاغل چھوڑ دیئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، اب دل لگنے یا نہ لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جس قدر کہ ہم مکلف تھے، ہم نے وہ وہ کر لیا، اب اگر غیر اختیاری طور پر خیالات آتے ہیں، آنکس مگر ہم کو چاہئے کہ ہم ان کی طرف متوجہ نہ ہوں، بلکہ اپنی نماز کے ارکان کی طرف متوجہ ہوں، اسی قدر ہم کو یکسوئی کی ضرورت ہے اور وہ اس طرح حاصل ہے اس کو سمجھئے کہ نماز پڑھنے کے لئے جو شرائط ہیں وہ ہم کو پورا کرنا ہے۔ زمین پاک ہونی چاہئے، طہارت کاملہ ہونی چاہئے، با وضو ہونا چاہئے،

A B S

ESTD 1880
ABDULLAH
BROTHERS SONARA

سونا را سے زادہ بھائی بن قدمت

عبد اللہ برادرز سونارا

Formerly: H. Elyas Sonara

Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
 Mithader, Karachi. Ph: 32546455, Cell: 0301-2352363

قبلہ رخ ہونا چاہئے، جب یہ شرطیں موجود ہیں تو اب شریعت آپ کو نماز ادا کرنے کی اجازت دیتی ہے، آپ ظاہری آداب کے اسی قدر مکلف ہیں۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا ارشاد ہے کہ: ”تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق اپنی نماز کی صورت بناؤ، کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں، کہاں تک ہاتھ باندھے جائیں، کس طرح جھکا جائے، کس طرح سجدہ کیا جائے، کس طرح نماز میں تلاوت کی جائے، غرض جو نماز کے آداب ہیں وہ بجالاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر اور سنبھال سنبھال کر نماز کے ارکان ادا کرو، پھر چاہے دل لگے یا نہ لگے، انشاء اللہ یہی نماز مقبول ہو جائے گی، جس وقت نیت باندھو یہ سوچ لو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو، یہ بھی ایک درجہ ہے احسان کا کیونکہ تم تجلی کعبہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھے کھڑے ہو، وہ بھی تمہاری طرف متوجہ ہو گیا ہے، یہ کس کی تجلی ہے ذرا غور کرو اللہ جل شانہ کی تجلی ہی تو ہے۔ ایک درجہ میں یہی احسان ہے، نماز کی حالت میں اعضاء کو غیر ضروری حرکت نہ دو۔ بس ایک درجہ یہ بھی خضوع کا ہے اور قلب کو غیر ضروری باتوں کی طرف از خود متوجہ نہ کرو، یہی خضوع ہے، رفتہ رفتہ انشاء اللہ یہی کیفیات حقیقت میں تبدیل ہو جائیں گی، اپنے اختیار میں جو باتیں ہیں ہم ان ہی کے مکلف ہیں۔ غیر اختیاری باتوں کے ہم مکلف نہیں ہیں۔ اس طرح ہماری نماز ہماری استعداد کے مطابق کامل نماز ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، اس طرح رفتہ رفتہ نماز کا کما حقہ وہ درجہ بھی نصیب ہو جائے گا جو نماز کا خاص مقام ہے۔“

ایک بات اور سمجھ لیجئے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کھڑے ہوں گے تو خطرات اور وساوس اور گندے اور ناپاک تصورات نماز میں آنا شروع ہو جاتے ہیں، یہاں ایک بات سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ تمہارا وضو اس وقت تک قائم ہے جب تک کوئی ناپاک چیز جسم سے خارج نہ ہو، اس کے خارج ہونے پر وضو ٹوٹ جائے گا، مگر وہ خارج ہونے والی ناپاک چیزیں تمہارے جسم کے اندر بھری ہوئی ہیں، خون ناپاک ہے، وہ رگ رگ میں دوڑ رہا ہے، پیٹ میں ریاہ بھری ہوئی ہیں، مثانہ میں پیشاب بھرا ہوا ہے مگر شریعت کا فتویٰ ہے کہ ان تمام گندی چیزوں کے باوجود جو جسم... کے اندر ہیں تم پاک ہو اور نماز پڑھ سکتے ہو، اگر ان میں سے کوئی چیز ذرا بھی خارج ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، تو ناپاک چیز کے جسم سے خارج ہونے پر وضو ٹوٹتا ہے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ فاسد خیالات اور ناپاک تصورات جو دل و دماغ میں غیر اختیاری طور پر بھرے ہوئے ہیں سب پاک ہیں، جس طرح جسم کے اندر جو دوسری گندی چیزیں بھری ہوئی ہیں پاک ہیں۔

شریعت کا حکم یہی ہے کہ جب گندے اور ناپاک خیالات کا عمل کی صورت میں اظہار ہوگا تو ناپاک ہو جاؤ گے لیکن جب تک اظہار نہیں ہوگا پاک رہو گے جس طرح ناپاک چیز خارج ہونے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر وضو کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں اسی

طرح تمہارے ناپاک ارادے اور فاسد خیالات جب عملی صورت اختیار کر لیتے ہیں تو تم ناپاک ہو جاتے ہو اس کی طہارت کا طریقہ یہ ہے کہ گناہ کا عمل ہو جانے پر ندامت قلب کے ساتھ استغفار کر لو۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں، اور ہم پاک ہو جاتے ہیں، اتنا کھلا اور آسان راستہ ہے، اس کو آپ لوگوں نے کیوں اتنا پیچیدہ اور مشکل بنا رکھا ہے۔

آپ یہ کیوں چاہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھیں تو ایسی پڑھیں کہ جیسا کھمبا کھڑا ہو، اس میں نہ کوئی احساسات ہوں، نہ کوئی جذبات ہو اور نہ کوئی خیالات، لیکن یہ تو فطرت انسانی کی خصوصیت ہے کہ دل و دماغ میں ایسے خیالات و تصورات ہر وقت آتے رہتے ہیں، ان سے کوئی بشر خالی نہیں۔ بس ان کے تقاضوں پر ہم عمل نہ کریں تو ہم پارسا ہیں اور اگر عمل کریں تو گناہ گار ہیں، پھر اگر توبہ کر لیں تو پھر پارسا ہیں تو ایسے ناپاک تصورات کا نماز میں ہونا ہرگز مضر نہیں، کیونکہ ان کے تقاضوں پر نماز کی حالت میں عمل ہو ہی نہیں سکتا اور چونکہ وہ غیر اختیاری ہیں اس لئے محل نماز نہیں تو پھر ان کی طرف توجہ کرنا ہی بے کار ہے اور ان کی وجہ سے نماز کو ناقص سمجھنا بھی بے معنی ہے، ہاں اگر کوئی تصدق ان خیالات کو قائم رکھے تو ضرور نماز میں کراہت ہے، نماز تو انشاء اللہ شرائط نماز ادا کرنے سے قبول ہو ہی جاتی ہے۔ (جاری ہے)

**ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS**

عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز

Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers

Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

ایک ہفتہ

حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں!

جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کی قیادت میں پاکستان کے علماء و مشائخ کا ایک ۳۰ رکنی وفد ۱۰ دسمبر ۲۰۱۳ء کو ”شیخ الہند“ امن عالم کانفرنس“ میں شرکت کی غرض سے بھارت گیا تھا۔ اس یادگار سفر کی روئیداد اور اپنے مشاہدات و تاثرات وفد کے ایک معزز رکن شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قلم بند فرمائے ہیں۔ افادہ عام کی غرض سے ہدیہ قارئین ہیں۔

بارہویں قسط

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۱۵ دسمبر کی مصروفیات

صبح بخیرہ تعالیٰ وقت پر بیدار ہوئے۔ جماعت سے فجر کی نماز پڑھنے کی حق تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ کمرہ میں چائے بنائی۔ مولانا محمد امجد خان ماشاء اللہ امور خانہ داری سے بھی واقف ہیں۔ بہت اچھی چائے بنائی۔ کچھ دیر آرام کیا۔ میزبانوں کی طرف سے پیغام ملا کہ ناشتہ کریں اور کانفرنس میں چلیں کہ ٹھیک ۹ بجے کانفرنس شروع ہو جائے گی۔ حضرت مولانا سید محمود مدنی خوب منتظم آدمی ہیں۔ ٹھیک ۹ بجے صبح تمام مہمانوں کو سٹیج پر لا بٹھایا۔ سب سے پہلے پرچم کشائی ہوئی۔ تلاوت ہوئی۔ امیر الہند مولانا قاری سید محمد عثمان کی صدارت کا اعلان ہوا اور کانفرنس شروع ہو گئی۔ ہند کے تو تمام مہمان قریباً صدارتی منصب کی تائید میں بھگتا دیئے۔ نوبت صبح پورا پنڈال لیلہ رام گراؤنڈ بھر چکا تھا۔ یہ گراؤنڈ دہلی کے جلسوں کے لئے عام استعمال ہوتا ہے۔ چند روز قبل عام آدمی پارٹی کے دہلی کے وزیر اعلیٰ کی تقریب حلف برداری بھی اس گراؤنڈ میں ہوئی تھی۔ ”امن عالم کانفرنس دہلی“ میں حدنگاہ تک شرکاء تھے اور کمال یہ ہے کہ پورے ملک سے قافلے اس ترتیب سے چلے کہ تمام

تقاضوں اور آرام سے فراغت کے بعد ٹھیک ۹ بجے پنڈال میں جمع تھے۔ تمام باہر کے مہمانوں کو پہلے مرحلہ میں سٹیج پر لا بٹھایا کہ وہ بھی پوری کارروائی کے دوران موجود رہیں۔ مولانا سید محمود مدنی نے خطاب کیا اور اس دوران پبلک نے بھی بھرپور نعروں سے اپنی محبتوں کا اظہار کیا۔ پبلک کے نعروں کی گونج سے لگتا تھا کہ آپ پبلک کے دلوں کی ترجمانی فرما رہے ہیں۔ مولانا قاری سید محمد عثمان کے چھوٹے صاحبزادہ سٹیج سیکرٹری تھے اور بڑے سلیقہ و اعتماد کے ساتھ انہوں نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ بہت سارے مقررین جن کا دیوبند کے جلسہ عام میں بیان ہوا۔ لیکن یہاں نہ ہوا۔ جیسے حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا رشید احمد لدھیانوی اور فقیر راقم۔ بہت سارے ایسے مہمان تھے جن کا بیان دیوبند میں نہ ہوا۔ لیکن یہاں دہلی میں ہوا۔ جیسے میرے مخدوم و مخدوم زادہ حضرت مولانا محمد امجد خان کا یہاں بیان ہوا اور خوب ہوا۔ اللہم زد فرد!

بہت سارے حضرات ایسے تھے جن کا دیوبند اور دہلی دونوں جگہ بیان ہوا۔ جیسے حضرت شیرانی

صاحب، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، حضرت ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا سعید یوسف خان۔ یہاں بھی آخری بیان حضرت مولانا فضل الرحمن کا بڑی اہمیت سے ہوا اور بہت بھرپور ہوا۔ فالحمد للہ! فقیر راقم ساڑھے گیارہ، پونے بارہ بجے تک تو سٹیج پر رہا۔ ایک تو سٹیج پر فرشی نشستیں تھیں۔ پھنوں پر قالین بچھائے گئے تھے۔ سخت جگہ پر بیٹھنے سے میری کمر درد کرنے لگ جاتی ہے جس سے اعضاء شکنی اور ہلکے بخاری کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ پھر یہ کہ سخت سردی کے باعث پیشاب کا بھی تقاضا ہوا۔ اللہ تعالیٰ منتظمین کو جزائے خیر دے، ان سے صورتحال عرض کی۔ انہوں نے فوراً گاڑی کا اہتمام کر دیا اور فقیر ہوٹل آ گیا۔ تقاضہ سے فارغ ہوا۔ موقع غنیمت تھا۔ غسل کیا، کپڑے تبدیل کئے، چائے پی اور سو گیا۔ اڑھائی بجے اٹھا تو طبیعت سنبھل گئی تھی۔ تازہ دم، تین بجے کے قریب وفد کے ارکان کانفرنس کی دعا کے بعد ہوٹل آنا شروع ہوئے۔ یہ حضرات نماز سے فارغ ہوئے۔ سب نے کھانا کھایا کہ اتنے میں عصر کا وقت ہو گیا۔ یہ تھکے ماندے تھے آرام کرنا چاہتے تھے۔ سب حضرات کانفرنس کے بھرپور کامیاب انعقاد پر

عمر سے فارغ ہوتے ہی فقیر نے جمعیت علماء ہند کے متحرک رہنما جن کا اب نام یاد نہیں آ رہا جو فدکی راہنمائی کے لئے امرتسر سے یہاں تک برابر ساتھ رہے۔ ان سے فقیر نے عرض کیا کہ قریب میں کوئی مزارات ہوں تو حاضری ہو جائے۔ وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے ساتھ لیا۔ سائیکل رکشہ دہلی میں اب بھی چلتا ہے۔ اس پر بیٹھے ہوئے کے قریب ایک دو سڑکوں بعد دہلی کا دل و دماغ کا بڑا ہسپتال ہے اس کے درمیان سے ہو کر ہسپتال کو پار کیا تو سامنے برابر قبرستان ہے۔ اس کے درمیان سے لے کر وہ ایسی جگہ گئے جہاں مدرسہ رحیمہ کا بورڈ نظر آیا۔ آگے شاہ ولی اللہ مسجد جس کا پہلا نام کی مسجد تھا۔ اس سے گزرے تو ایک چھت والے خوبصورت ہال میں داخل ہوئے۔ جس میں قریباً انیس قبور مبارکہ ہیں۔ اب ان قبور مبارکہ سے پہلی قبر مبارکہ کا کتبہ پڑھا تو وہ قبر مبارکہ حضرت شاہ ولی اللہ C کی تھی۔ میزبان کی طرف محبت سے دیکھا کہ کیا خوبصورت انہوں نے انتخاب کیا۔ اب کھو گیا اور عمر سے مغرب تک کا وقت یہاں ہی گزار دیا۔ مغرب کی نماز بھی یہاں ادا کی۔

مزارات خاندان حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی C:

محلہ مہندیاں میں بہت بڑا قبرستان ہے۔ اس کے قرب و جوار میں لوگوں نے مکانات بھی بنا رکھے ہیں۔ اس قبرستان میں آپ قبلہ رخ ہوں تو قبرستان کے جنوبی اور شمالی کناروں پر دو مساجد ہیں۔ قبرستان کے شمال کی جانب کی مسجد کسی زمانہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا مدرسہ ہوتا تھا۔ اب صرف ایک مسجد باقی ہے۔ ارد گرد سارا شہر خوشان آباد ہے۔ جنوب کی سائیڈ پر جائیں تو وہاں پہلے چند کمروں پر مشتمل ایک عمارت پر مدرسہ

رحیمہ کا بورڈ نصب ہے۔ شاہ عبدالرحیم C کے نام پر یہ مدرسہ قائم ہے۔ اسی مدرسہ کے ساتھ لوگوں کے مکانات ہیں۔ اس قبرستان میں انہیں مکانوں کے کینوں سے یہ دونوں مساجد آباد ہیں۔ جنوبی سائیڈ کی اس مسجد کے ارد گرد بھی قبرستان ہے۔ اس مسجد کے محن میں شمال سے داخل ہوں گے تو آپ کے دائیں جانب مسجد کا ہال ہے اور آپ کے بالکل سامنے محن مسجد کے پار متصل ایک کھلا ہال ہے۔ جس میں پندرہ بیس قبول مبارکہ ہیں۔ یہ قبور مبارکہ شاہ ولی اللہ C کے خاندان کی ہیں۔ آپ ہال کے دروازہ میں داخل ہوں تو بائیں جانب حضرت شاہ عبدالرحیم C دہلوی کا مزار مبارک ہے اور دروازہ کے داخل ہوتے ہی دائیں جانب حضرت شاہ ولی اللہ C کا مزار مبارک ہے۔ زہے نصیب! فقیر کو یہاں دو بار حاضری کا موقع میسر آیا۔

شاہ عبدالرحیم دہلوی C کا سلسلہ نسب سیدنا فاروق اعظم سے جا کر ملتا ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے:

- (۱)..... شاہ عبدالرحیم بن
- (۲)..... وجیہ الدین شہید بن
- (۳)..... معظم بن (۴)..... منصور بن
- (۵)..... احمد بن (۶)..... محمود بن
- (۷)..... قوام الدین عرف قاضی قاذن بن
- (۸)..... قاضی قاسم بن (۹)..... قاضی کبیر
- عرف قاضی بدہ بن (۱۰)..... عبدالملک
- بن (۱۱)..... قطب الدین بن
- (۱۲)..... کمال الدین بن (۱۳)..... شمس
- الدین مفتی بن (۱۴)..... شیر ملک بن
- (۱۵)..... محمد عطا ملک بن
- (۱۶)..... ابو الفتح ملک بن
- (۱۷)..... عمر حاکم ملک بن
- (۱۸)..... عادل ملک بن (۱۹)..... فاروق
- بن (۲۰)..... جرجیس بن (۲۱)..... احمد

بن (۲۲)..... محمد شہریار بن

(۲۳)..... عثمان بن (۲۴)..... امان بن

(۲۵)..... ہمایوں بن (۲۶)..... قریش ابن

(۲۷)..... سلیمان بن (۲۸)..... عفان بن

(۲۹)..... عبداللہ بن (۳۰)..... محمد بن

(۳۱)..... عبداللہ بن (۳۲)..... عمر بن

الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین!

حضرت شاہ عبدالرحیم کا سلسلہ نسب مکمل اس لئے نقل کر دیا ہے کہ آپ کے صاحبزادہ حضرت شاہ ولی اللہ اور پھر ان کے صاحبزادگان کے ذکر مبارک میں بار بار کے تکرار سے بچ جائیں۔ اس تذکرہ میں بعض اسماء مبارکہ کے ساتھ ملک کا لفظ آیا ہے۔ یہ صرف تعظیم کے لئے ہے۔ جیسے ہمارے ہاں خان وغیرہ کے الفاظ تعظیم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے مراد قوم نہیں۔ بہر حال یہ طے ہے کہ آپ نہا فاروقی نسل ہیں۔

تذکرہ نسب نامہ میں ۱۳ویں نمبر پر شمس الدین مفتی کا اسم مبارک آیا ہے۔ اس خاندان کے یہ پہلے فرد ہیں جو ساتویں صدی کے آخر یا آٹھویں صدی کے اوائل میں ہندوستان کے شہر روپنگ میں تشریف لائے۔ یہ وہ دور ہے جب تاتاریوں کی خون ریزی سے عالم اسلام کا مشرقی حصہ زیر و زبر ہو رہا تھا۔ عزتیں برباد، علی خزانے، کتب خانے تاراج، ایران و ترکستان بے چراغ ہو رہے تھے۔ روپنگ اس وقت نئی اسلامی مملکت کا اہم شہر شمار ہوتا تھا۔ قریش کی نسل سے پہلے جو شخص اس شہر میں آئے وہ حضرت مفتی شمس الدین ہیں۔ (دعوت و عزیت ج ۵ ص ۶۸)

مفتی صاحب کی اولاد کی شادیاں اب تک کے صدیقی اور سادات خاندانوں میں ہوئیں۔ آپ کی اولاد در اولاد کئی نسلوں تک عہدہ قضاء، افتاء اور محاسب پر فائز رہی۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کے دادا

شیخ معظم صاحب تھے۔ شیخ معظم صاحب کے والد شیخ منصور تھے۔ ان کی ایک راجہ سے جنگ ہوئی۔ لشکر کا مہم نہ شیخ معظم کے سپرد ہوا۔ اس وقت ان کی عمر بارہ برس تھی۔ سخت معرکہ پیش آیا۔ دوران معرکہ کسی نے آکر شیخ معظم کو کہا کہ آپ کے والد منصور شہید ہو گئے ہیں۔ یہ سنتے ہی شیر غراں کی طرح دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے۔ انہیں کانٹے چھانٹنے راجہ کے ہاتھی تک جا پہنچے۔ راجہ کے ساتھی ایک اور راجہ نے آپ کو روکنا چاہا آپ نے ایک ہی وار سے اسے ڈھیر کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے شیخ معظم کو گھیر لیا۔ گھوڑے سے اتر کر سیدھے دوئے۔ مخالف لشکر یکبارگی حملہ کے لئے آئے۔ تاکہ آپ کے والد منصور کے مخالف راجہ جن سے جنگ ہو رہی تھی اس نے لشکر کو شیخ معظم کے قتل سے روک دیا اور خود قریب ہوا۔ راجہ نے شیخ معظم سے کہا کہ میں نے آپ کا زور بازو دیکھا۔ آپ کی الٹ پلٹ پر نظر رکھی۔ یہ کم عمری اور یہ بہادری اور جرأت و پامردی، یہ تو عجائبات زمانہ میں سے ہے۔ بیٹا بہت غصہ کیوں ہیں؟ تاہم توڑ مٹے کیوں کر رہے ہیں۔ انہوں نے بڑے مخالف راجہ کو کہا کہ آپ کی فوج نے میرے والد کو شہید کیا۔ راجہ نے کہا کہ نہیں وہ زندہ ہیں اور پھر راجہ نے آپ کے والد شیخ منصور کو پیغام بھیجا کہ اس لڑکے کی بہادری کی خاطر ہم صلح کرتے ہیں۔ جو کہا گیا اس نے پورا کیا اور واپس ہو گیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ نے اپنے اس پردادا "شیخ معظم" کے بارہ میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ موضع شکوہ پور جو شیخ معظم کی عملداری میں تھا۔ اس میں ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا، مال مویشی لے کر چلے گئے۔ ڈاکو تھے۔ آپ کو اطلاع ملی، تنہا گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اس کی باگیں اٹھائیں وہ ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ کئی منزلوں بعد ڈاکوؤں کو جالیا۔ وہ مقابلہ پر اترے۔ شیخ معظم ؒ نے معظم انداز میں تیرا لگتی شروع کی۔ ڈاکو

مربوب ہو گئے۔ ان کے رعب نے ان ڈاکوؤں کے بل کس نکال دیئے۔ توبہ کی۔ معافی مانگی۔ شیخ معظم نے شرط لگائی کہ ہتھیار اتارو اور میرے پاس جمع کراؤ۔ ایک نے دوسرے کے ہاتھ باندھ دیئے۔ اسلحہ مویشی سمیت ڈاکو لائن بنا کر چلے۔ اتنے میں گاؤں کے لوگ بھی آ شامل ہوئے۔ اس حالت زار میں ڈاکوؤں کو دیکھا کہ ان کے سر دو کانوں کے درمیان ہاتھ پشت پر اور ناک زمین پر لگی ہوئی ہے۔ ان ڈاکوؤں کی کڑو فریٹ کے سروڈ کی ہوا کی طرح پھر پھر کرتی نکلی جارہی ہے۔ سب کو حیرت ہوئی۔ یہ شیخ معظم ؒ، شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ کے دادا اور شاہ ولی اللہ ؒ کے پردادا ہیں۔ غرض یہ خاندان اپنے علم و فضل، بہادری و جرأت، مردانگی و شجاعت میں اپنے اندر شان فاروقی کا مکمل پرتو لئے ہوئے تھا۔ صدیقی، وسادات (علوی) خاندانوں میں رشتہ و تعلق نے ان کی عظمتوں کو سراسر آتھ کر دیا تھا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم ؒ کے والد گرامی شیخ وجیہ الدین ؒ:

آپ بھی تقویٰ و شجاعت کے پہاڑ تھے۔ دو پارے یومیہ تلاوت کا معمول تھا۔ جس میں ناغہ کو بالکل دخل نہ تھا۔ تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ حالت جنگ میں بھی اپنے گھوڑا کو دشمن کی فصل میں نہ چرنے دیتے تھے۔ قلت طعام و کلام اور اختلاط عوام سے پرہیز کو شعار بنا رکھا تھا۔ فنون سپہ گری میں ماہر گردانے جاتے تھے۔ عالمگیر بادشاہ کی فوج میں شامل رہ کر ان کی پوری مدد کی۔ جب فتح ہوئی تو عالمگیر نے منصب میں اضافہ کیا۔ آپ نے کمال استغناء سے قبول نہیں کیا۔ شاہ عبدالرحیم ؒ نے اپنے والد کی قوت قلبی، بلند ہمتی، اعلیٰ حوصلگی، مہم جوئی اور خط پندی کے متعدد واقعات اپنے بیٹے شاہ ولی اللہ ؒ سے بیان کئے۔ جو حضرت شاہ ولی اللہ ؒ نے مآثر الاجداد

میں بیان فرمائے ہیں۔

شاہ عبدالرحیم ؒ کے والد شیخ وجیہ الدین ؒ کی شادی شیخ رفیع الدین محمد ؒ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ اس سے دو فرزند ہوئے۔ ایک شاہ عبدالرحیم ؒ اور دوسرے شیخ ابوالرضا محمد ؒ، مؤخر الذکر بڑے تھے۔ اپنے تایا ابوالرضا محمد کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ وہ بڑے عالم تھے اور زیادہ تر ان کے علوم وہی تھے اور وہ امام الطریقہ و الحقیقت تھے۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ اور سیدنا علی المرتضیٰ سے محبت خاص اور مناسبت با اختصاص کا درجہ حاصل تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ ؒ اپنے تایا حضور کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ وہ قوی العلم، فصیح اللسان، عظیم الوریع، وسیع المعرفة تھے۔ زیبا صورت، دراز قامت، رنگ گورا، نرم کلام تھے۔ جمعہ کے بعد وعظ فرماتے جو تین حدیثوں کی تشریح پر مبنی ہوتا تھا۔ لوگوں کا بیان میں خاصا اجتماع ہو جاتا تھا۔ پہلے ہر فن کی ایک ایک کتاب کا شاگردوں کو سبق دیتے تھے۔ آخر میں صرف بیضاوی شریف اور مشکوٰۃ شریف پڑھاتے تھے۔ پابند سنت اور مستجاب الدعوات تھے۔ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ ۱۰۱۱ھ کو وصال فرمایا۔ (انفاس العارفين ص ۱۵۵)

شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ:

شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ کی ۱۰۵۳ھ مطابق ۱۶۳۳ء میں پیدائش ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی شیخ وجیہ الدین ؒ سے حاصل کی۔ شرح عقائد و خیالی وغیرہ اپنے برادر بزرگ شیخ ابوالرضا محمد ؒ سے پڑھیں۔ میرزا ہد کتاب تین چار صدی سے اس وقت تک ہمارے درس نظامی کا حصہ ہے۔ اس کے مؤلف مولانا میرزا ہدایہ فاضل سے بھی شاہ عبدالرحیم ؒ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ شرح مواقف وغیرہ تک تمام کتب مولانا میرزا ہد سے

پڑھیں۔ علامہ میرزا بد بروی کی تین کتابیں حاشیہ شرح مواقف، حاشیہ شرح تہذیب اور حاشیہ رسالہ قطبیہ ایک زمانہ تک درس نظامی کا حصہ رہے۔ آپ کی وفات ۱۱۰۱ھ بمقام کاٹل ہے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ کے صاحبزادہ شیخ عبداللہ ؒ، المعروف خواجہ خورو سے بھی کتابیں پڑھیں۔ خواجہ خورو شیخ رفیع الدین ؒ کے شاگرد تھے جو شاہ عبدالرحیم ؒ کے نانا ہیں۔ ایک دن حضرت خواجہ خورو ؒ سے شاہ عبدالرحیم ؒ نے بیعت کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ مولانا سید آدم بنوری ؒ کے کسی خلیفہ سے آپ بیعت کریں۔ شاہ عبدالرحیم ؒ نے سید عبداللہ اکبر آبادی ؒ کا نام لیا جو حضرت سید آدم بنوری ؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ خواجہ خورو ؒ نے فرمایا کہ بہت نفیست ہیں۔ چنانچہ ان سے بیعت ہوئے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے اعمال و اشغال مکمل فرمائے۔ پھر شیخ ابوالقاسم اکبر آبادی ؒ سے بھی کسب فیض کیا۔ سلسلہ چشتیہ کی خلافت آپ کو حضرت شیخ عظمت اللہ بن عبداللطیف المتوکل اکبر آبادی ؒ سے حاصل ہوئی۔ شاہ عبدالرحیم ؒ دہلی کے نامور اور ممتاز مشائخ میں سے تھے۔ انہیں علوم شریعت اور اسرار طریقت سے بڑا حصہ ملا اور صوفیاء میں وہ بہت مقام کے حامل شمار ہوتے تھے۔ آپ کے زہد، ورع، حسن اخلاق، تواضع و انکساری فضل و کمال پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کی جس جماعت نے تدوین کی ان میں حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ بھی شامل تھے۔ بعض رفقاء کے رویہ کے باعث پھر اس عمل سے علیحدگی اختیار کر لی۔ حضرت شاہ عبدالرحیم ؒ روزانہ ایک ہزار بار درود شریف، ایک ہزار بار نفی و اثبات، بارہ ہزار بار اسم ذات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اپنے بڑے بھائی ابوالرضاء محمد ؒ

کے وصال کے بعد مشکوٰۃ شریف، بیضاوی شریف، اور غنیۃ الطالبین کو سامنے رکھ کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ نے دو عقد کئے۔ عقد اول سے ایک صاحبزادہ صلاح الدین ؒ پیدا ہوئے جو ابتدائے جوانی میں وصال فرما گئے۔ دوسرا عقد شیخ محمد بھلتی صدیقی کی صاحبزادی سے ہوا۔ جن سے دو صاحبزادے تولد ہوئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ ؒ اور شاہ اہل اللہ ؒ۔

حضرت شاہ عبدالرحیم ؒ نے ۷۷ سال کی عمر میں آخری رمضان کے روزے رکھے۔ شوال میں بیمار ہوئے۔ طبیعت سنبھل گئی۔ لیکن پھر صفر میں مرض نے عود کیا۔ ۱۲ صفر ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۸ء کو تہجد کے بعد حالت ضعف طاری ہوئی۔ بار بار پوچھتے کہ فجر کا نائم ہو گیا۔ حاضرین عرض کرتے ابھی دیر ہے۔ جب آپ کا وقت قریب آیا تو حاضرین سے فرمایا کہ تمہاری نماز کا وقت نہیں آیا تو ہماری نماز کا وقت آ گیا۔ فرمایا مجھے قبلہ رخ کر دو۔ اس وقت اشارہ سے نماز پڑھی۔ حالانکہ ابھی وقت نماز کے شروع ہونے میں شک تھا۔ نماز سے فارغ ہوئے اور اسم ذات کے ذکر میں مشغول ہو گئے اور اللہ رب العزت کا نام لیتے

لیتے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ (رواد کوثر ص ۵۳۹) پر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے کہ شاہ عبدالرحیم کی حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے ایک پوتے شیخ عبدالواحد المعروف شاہ گل متخلص بہ وحدت سے گہری دوستی اور یارانہ تھا۔ ایک دوسرے سے ملاقاتوں کے علاوہ خط و کتابت کا بھی ربط تھا۔ شیخ عبدالواحد مجددی سرہندی ؒ اور شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ، دونوں بزرگ دہلی میں رہتے تھے اور اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتیں۔ شاہ عبدالرحیم دہلوی حضرت مجدد صاحب کے خلیفہ مولانا سید آدم بنوری ؒ کے خلیفہ سید حافظ عبداللہ صاحب ؒ سے بھی بیعت تھے۔ حضرت مجدد صاحب ؒ سکہ بند خنی تھے۔ خود شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں بھی شریک رہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ ؒ نے خود انفاس العارفین میں لکھا کہ قبلہ والد صاحب اکثر مسائل میں فقہ حنفی پر کاربند تھے۔ بعض مسائل میں وہ توسع کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز کی اصول حدیث کی کتاب ”عجالت نافذہ“ کی شرح ”فوائد جامعہ“ میں ڈاکٹر پروفیسر مولانا محمد عبدالحلیم چشتی نے آپ کا شمار محدثین حنابلہ میں کیا ہے۔ (جاری ہے)

حضرت اقدس مولانا میاں مسعود احمد (دین پور شریف) کی مدرسہ میں آمد

چناب نگر... خانقاہ عالیہ قادریہ راشدہ دین پور شریف کا حلقہ ارادت سرگودھا، خوشاب، بھیرہ اور ان کے مضافات میں بہت ہی وسیع ہے جو بانی خانقاہ دین پور شریف حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد دین پوری نور اللہ مرقدہ سے چلا آ رہا ہے، حسب معمول بڑے حضرت سے لے کر سیدی و سندی حضرت اقدس قبلہ و کعبہ مولانا میاں مسعود احمد صاحب مدظلہ (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ دین پور شریف) تک تقریباً ہر سال اپنے متوسلین و متعلقین کے تشریف لے جانے کا معمول چلا آ رہا ہے۔ اس سال بھی جمادی الاخریٰ کے وسط سے آخر جمادی الاخریٰ تک بہاولپور، ملتان، چیچہ وطنی، لاہور، سرگودھا سے ہوتے ہوئے چناب نگر کے مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں بھی تشریف لائے الحمد للہ! ثم الحمد للہ! تین رات قیام فرمایا اور تینوں راتیں مجالس ذکر بھی منعقد ہوئیں، یوں محسوس ہوتا تھا کہ مدرسہ میں موسم بہار آگئی ہے، طلباء و اساتذہ اور چنیوٹ و چناب نگر کے حضرات حضرت کی زیارت اور شرف صحبت سے خوب بہرہ مند ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت دامت برکاتہم کی صحت اور دینی خدمات میں زیادہ سے زیادہ برکت رکھیں اور مستفیدین کو خوب استفادہ کی توفیق بخشیں۔ آمین ثم آمین۔

کرتی پر نماز کے مسائل

قسط: ۳

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

(وان تعذر) لیس تعذرهما شرطاً بل

تعذر السجود كاف (لا القيام أو ما) (قاعداً) وهو أفضل من الإيماء قائماً لقربه من الأرض (ويجعل سجوده أخفض من ركوعه) لزوماً... ولو يصلي قائماً بركوع وقعود أو ما بالسجود أجزاء، والأول أفضل (الدر المختار مع الشامية، ۹۷/۲)

(۲) اس کا حوالہ سوال نمبر ۷۷ کے جواب کے

حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو سکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے جس طرح کرسی پر نماز پڑھنے میں کھڑا ہونا آسان ہوتا ہے، اور اگر زمین پر بیٹھ کر اٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کر لے، اور اگر کسی نے اس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر رکوع اور سجدہ اشارہ سے ادا کر لیا تو یہ بھی جائز ہے تاہم زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنا بہتر ہے۔

جو شخص قیام اور رکوع پر قادر ہو، لیکن سجدہ پر قادر نہ ہو اس کا حکم:

س ۹:..... جو شخص نماز میں قیام اور رکوع

کرنے کی قدرت رکھتا ہو، لیکن سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو اس کو کس طرح نماز پڑھنی چاہیے؟

ج:..... ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ قیام کے

وقت باقاعدہ کھڑے ہو کر ہی قراءت کرے اور

نماز پڑھنی چاہیے؟

ج:..... ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ قیام کے وقت باقاعدہ کھڑے ہو کر ہی قراءت کرے اور باقاعدہ رکوع بھی کرے اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے کرے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے، زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو سکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور اگر بیٹھ کر اٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کر لے، اور اگر کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے، البتہ زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے لئے اشارہ کرنا بہتر ہے۔

جو شخص قیام پر قادر ہو، لیکن رکوع و سجدہ پر قدرت نہ ہو اس کا حکم

س ۸:..... جو شخص نماز میں قیام پر قدرت رکھتا

ہو، لیکن رکوع و سجدہ پر قدرت نہ رکھتا ہو، اُسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیے؟

ج:..... ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ قیام کے

وقت باقاعدہ کھڑے ہو کر ہی قراءت کرے، رکوع اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے کرے، سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے۔

جو شخص صرف رکوع پر قادر نہ ہو، لیکن قیام اور سجدہ کر سکتا ہو اس کا حکم:

س ۶:..... جو شخص نماز میں قیام کر سکتا ہے اور سجدہ بھی کر سکتا ہے، لیکن رکوع نہیں کر سکتا تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیے؟

ج:..... ایسا شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور کھڑے کھڑے سر کے اشارہ سے رکوع کرے، یعنی سر ذرا سا جھکا دے، پھر باقاعدہ سجدہ کرے، اشارہ سے رکوع کرنے کی اجازت اس صورت میں ہے جب کہ وہ اپنی کمر سے ذرا بھی جھکنے پر قادر نہ ہو، اور اگر وہ اس قدر جھک سکے کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں تو اس صورت میں محض سر کے اشارہ سے رکوع ادا نہ ہوگا، باقاعدہ رکوع کرنا ہوگا، جتنا بھی ہو سکے۔

(۱) اذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع اه اى لانه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود نهى. قال ج: اقول على فرض تصوره ينبغي ان لا يسقط لان الركوع وسيلة اليه ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام. (الدر المختار مع الشامية ۹۷/۲)

ومنها الركوع بحيث لو مد يديه نال ركبتيه كذا في السراج. وفي شرح المنية: هو طاعة الرأس أى خفضه، لكن مع انحناء الظهر (الدر المختار مع الشامية، ۳۳۷/۱)

جو شخص صرف سجدہ پر قادر نہ ہو اس کا حکم:

س ۷:..... جو شخص نماز میں قیام کر سکتا ہے اور رکوع بھی کر سکتا ہے، لیکن سجدہ نہیں کر سکتا، نہ زمین پر نہ کرسی کے سامنے میز پر، تو اس کو کس طریقہ سے

باقاعدہ رکوع بھی کرے اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے کرے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کر لے کیونکہ یہ بھی اشارہ کے حکم میں ہے، حقیقی سجدہ نہیں ہے، پھر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو سکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور اگر بیٹھ کر اٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کر لے۔

جو شخص قیام اور رکوع پر قادر نہ ہو لیکن سجدہ کر سکتا ہو اس کا حکم:

س ۱۰:..... جو شخص قیام اور رکوع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، البتہ باقاعدہ سجدہ کر سکتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

ج:..... ایسے شخص کو زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنی چاہیے اور باقاعدہ زمین پر سجدہ کرنا چاہیے، بلا وجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہیے، لیکن اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے تو اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کر سکتا ہے تو اتر کر زمین پر سجدہ کرنا ضروری ہے، پھر کرسی پر بیٹھے، کرسی کے سامنے تختہ یا میز پر سجدہ نہ کرے، کیونکہ یہ حقیقی سجدہ نہیں ہے۔

جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ تینوں پر قادر نہ ہو اس کا حکم:

س ۱۱:..... جو شخص بیماری یا کمزوری یا بڑھاپے کی زیادتی کی وجہ سے نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ تینوں پر قدرت نہ رکھتا ہو تو کیا اس کے لئے زمین یا تختہ یا کرسی پر نماز پڑھنا اور اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنا

شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

ج:..... جو شخص نہ قیام پر قادر ہو اور نہ رکوع و سجدہ پر، تو اس کو اختیار ہے، خواہ زمین پر یا تختہ پر یا چارپائی پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ ادا کرے، اور سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکا لے۔

من تعذر عليه القيام صلى قاعدا كيف شاء أى كيف تبسر له بغير ضرر من تربع أو غيره امداده وان تعذر أو ما قاعداً ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوماً ولا يرفع السى وجهه شياً يسجد عليه) (الدرا المختار، ۲/ ۹۷، ۹۸) ہو تو یہ اولیٰ ہے۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کس طرح بیٹھے؟

س ۱۲:..... جو شخص کثرت مہر کرنے لگا پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس کی وجہ سے وہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کو نماز ادا کرنے کے لئے کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

ج:..... ایسے شخص کے لئے بیٹھنے کی کوئی خاص صورت و ہیئت لازم اور ضروری نہیں، جس طرح سہولت ہو اس طرح بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے، خواہ اس طریقہ سے بیٹھے جیسے عورت التحیات میں بیٹھتی ہے یا اگر آلتی پائی مار کر بیٹھنا آسان ہو تو اس طرح بیٹھ جائے، اور اگر بآسانی التحیات میں بیٹھنے کی حالت میں بیٹھ سکتا ہو تو بیٹھ جائے۔

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا لیکن میز پر سجدہ کر سکتا ہے، اس کا حکم:

س ۱۳:..... ایک شخص زمین پر بیٹھ کر اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ نہیں کر سکتا، البتہ چوکی یا چارپائی یا کرسی پر بیٹھ کر اور سامنے میز رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:..... ایسے شخص کو زمین یا تختہ یا چوکی یا چارپائی یا کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنی چاہیے

، البتہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا بہتر ہے، کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز یا تختہ پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، تاہم اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے اور سامنے کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ حقیقی سجدہ کی ہیئت سے کچھ زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے بہتر ہے۔

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا اور میز یا اسٹول میسر نہ ہو، اس کا حکم:

س ۱۴:..... ایک شخص زمین پر بیٹھ کر اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ نہیں کر سکتا، اور وہ ایسی جگہ ہے جہاں میز یا اسٹول یا کوئی اور چیز، جس پر سجدہ کر سکے، میسر نہ ہو، مثلاً دوران سفر راستہ کی مسجد میں صرف کرسی دستیاب ہے، میز وغیرہ نہ ہو، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:..... اس کو چاہیے کہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے سجدہ کرے اور اگر زمین پر بیٹھنا مشکل ہو تو صرف کرسی پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ ادا کر لے، کیونکہ جب نمازی حقیقی سجدہ ادا کرنے سے عاجز ہو تو اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے۔

من تعذر عليه القيام لمرض... صلى قاعدا كيف شاء أى كيف تبسر له بغير ضرر من تربع أو غيره... لانه أيسر على المريض، قال فى البحر: ولا يخفى ماله، بل الأيسر عدم التقيد بكيفية من الكيفيات، فالمذهب الأول اه وذکر قبله أنه فى حالة التشهد يجلس كما يجلس للتشهد بالاجماع اه، أقول: ينبغى أن يقال: ان كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولى (الدرا المختار مع الرد ۲/ ۹۷)

ومن العجز الحكمى ايضاً مالو خرج

بعض الولد وتخاف خروج الوقت تصلى بحيث لا يلحق الولد ضرر، وما لو خاف العدو لو صلى قائما أو كان في خفاء لا يستطيع أن يقيم صلبه وإن خرج لا يستطيع الصلاة لطين أو مطر، ومن به أدنى علة فخاف أن نزل عن المحمل بقى في الطريق يصلى الفرض في محمله وكذا المريض الركاب إذا وجد من ينزله بحر (الشامية، ٢: ٩٦)

مريض تحته ثياب نجسة، وكلمة بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس إلا أنه يلحقه مشقة بتحريكه. (الدر المختار، ٢: ١٠٣)

بحر بعد میں ایسی نماز کو لو نا ضروری نہیں ہے۔
فلو لم يقدر المريض على التحول الى القبلة بنفسه ولا بغيره صلى كذلك ولا إعادة عليه بعد البرء في ظاهر الجواب كما لو عجز عن الأركان بدائع وتماه في البحر، ولا يبعد أي في سقوط الشرائط أو الأركان لعذر سماوي وفي البحر عن التقنية: ولو اعتقل لسانه يوما وليلة فصلى صلاة الأخرس ثم انطلق لسانه لا تلزمه (شامية، ٢: ١٠٠)

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا اور نو ایچ سے زیادہ اونچی میز ملتی ہے، اس کا حکم:

س ١٥:..... جو شخص زمین پر بیٹھ کر اور زمین پر سرٹکا کر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، البتہ نو ایچ سے کم اونچی میز پر سرٹکا کر سجدہ کر سکتا ہے، لیکن ایسی میز اس کو میسر نہیں، بلکہ اس سے اونچی میز میسر ہے، جیسے بعض مرتبہ مسجد میں یا ہوائی جہاز کے سفر میں یہ

صورتحال پیش آتی ہے، تو ایسا معذور آدمی کیا کرے؟
ج:..... ایسا شخص یا تو سر کے اشارے سے سجدہ کرے یا مذکورہ میز پر سجدہ کرے، کیونکہ مذکورہ میز پر سجدہ کرنا اشارہ سے سجدہ کرنا ہے، جو حقیقی سجدہ نہیں ہے، اور جس طرح حقیقی سجدہ نہ کر سکتے کی صورت میں اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے، اسی طرح حکماً معذور ہونے کی صورت میں بھی اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے، اور ذکر کردہ صورت تعدد رکعتی میں داخل ہے۔ اس کا حوالہ سوال نمبر (١٣) کے جواب کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

جو شخص اکیلے نماز پڑھنے میں قیام، رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو، مگر جماعت کے ساتھ نہیں کر سکتا، اس کا حکم:

س ١٦:..... جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو، لیکن جماعت کی صورت میں قادر نہ ہو تو کیا اس کے لئے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے؟

ج:..... قیام، رکوع اور سجدہ نماز کے فرائض میں سے ہیں، اور جماعت سے نماز ادا کرنا ایک قول کے مطابق سنت مؤکدہ اور دوسرے قول کے مطابق واجب ہے، اور فرض کی ادائیگی واجب کی ادائیگی پر مقدم ہے، لہذا جو شخص گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں یہ فرائض ادا کر سکتا ہو، لیکن مسجد وغیرہ میں جا کر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں ان فرائض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ جماعت سے نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہ جائے، بلکہ گھر میں رہ کر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے، جماعت میں شامل ہو کر ان فرائض کو ترک کرنا جائز نہیں۔

فلو ان المريض اذا صلى في بيته

يستطيع القيام واذا خرج الى الجماعة لا يستطيع القيام يصلى في بيته قائما، قال شمس الأئمة الأوزجندی: يخرج الى الجماعة لكن كبر قائما ثم يقعد ثم يقوم عند الركوع والأول أصح وبه يفتي (خلاصة الفتاوى، ١: ١٩٤) وجهه أن القيام فرض بخلاف الجماعة، وبه قال مالك والشافعي، خلافاً لأحمد بناء على أن الجماعة فرض عنده، وقبل يصلى مع الامام قاعدا عندنا لأنه عاجز اذا ذاك... وما مشى عليه الشارح تبعاً للنهر جعله في الخلاصة أصح وبه يفتي. قال في الحلية: ولعله أشبه لأن القيام فرض فلا يجوز تركه للجماعة التي هي سنة بل يعد هذا عذراً في تركها. (شامية، ١: ٣٣٦)

باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے سامنے میز رکھنا ممکن نہ ہو، اس کا حکم

س ١٧:..... جو شخص معذور ہے اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، اور زمین پر بیٹھ کر بھی سجدہ کرنے سے عاجز ہے، لیکن تنہا نماز پڑھے تو کرسی یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر اور سامنے میز رکھ کر باقاعدہ سجدہ کر سکتا ہے، لیکن مسجد میں کرسی تو ہوتی ہے مگر سامنے میز نہیں ہوتی، تو کیا میز پر سجدہ کرنے کے لئے جماعت کو چھوڑ سکتا ہے؟

ج:..... ایسے شخص کو چاہیے کہ مسجد میں باجماعت ہی نماز ادا کرے اور زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرے، اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس صورت میں بھی سر کے اشارے سے سجدہ کرے، سامنے کی میز پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ میز پر سجدہ کرنا بھی اشارہ ہی کے حکم میں ہے حقیقی سجدہ نہیں ہے۔ (جاری ہے)

عقیدہ ختم نبوت اور اسلوب قرآن

مولانا عبدالرؤف، مبلغ ختم نبوت کراچی

قَبْلُ“ (انعام: ۱۳۶)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری اور ہر اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری تھی۔“

”لَكِنَّ الْرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ“ (انعام: ۱۳۷)

ترجمہ: ”البتہ ان (بنی اسرائیل) میں سے جو لوگ علم میں کچے ہیں اور مومن ہیں وہ اس کلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو (اے پیغمبر!) آپ پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔“

”وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَفْرَضْتَ لَيُخْبَطُنَّ عَمَلُكَ وَلَيَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“

(زمر: ۶۵)

ترجمہ: ”حقیقت ہے کہ تم سے اور تم سے پہلے پیغمبروں سے وحی کے ذریعہ یہ بات کہہ دی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا کیا کر یا سب عارت ہو جائے گا اور تم یقینی طور پر سخت نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔“

دوسرا اسلوب:

دوسرا اسلوب اور اٹھارہ قرآن کریم میں

اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیاء کی وحی کا ذکر تو ملتا ہے لیکن بعد میں کسی نبی کے آنے کی خبر کہیں بھی نہیں ہے، حالانکہ یہ امر تو زیادہ ضروری تھا کہ بعد میں آنے والے نبیوں کی تصدیق کا حکم دیا جاتا، منہبہ اس کے کہ گزشتہ انبیاء کا ذکر کیا، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی نہیں بنایا جائے گا، اگر کسی اور کو نبوت ملتی تو اس کا ذکر بھی ہوتا اور ضرور ہوتا۔ ذیل میں اس مضمون سے متعلق کچھ آیات ذکر کی جاتی ہیں:

”يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تُحِيقُونَ بِمَا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ“ (المائدہ: ۵۹)

ترجمہ: ”اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کون سی بات بُری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں۔“

”يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ“

(البقرہ: ۴)

ترجمہ: ”وہ (ایمان والے) اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی۔“

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أُنْزِلَ مِنْ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مرضیات اور منہیات اپنے بندوں تک پہنچانے کے لئے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری کڑی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

رسول اور نبی کا انتخاب اللہ تعالیٰ ہی کرتے ہیں، کوئی شخص بھی اپنی عبادات، ریاضات اور مجاہدات کی بنا پر نہ کبھی رسول بنا ہے اور نہ ہی بن سکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں اس عظیم منصب سے سرفراز فرماتے ہیں اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صرف نبوت نہیں بلکہ ختم نبوت کا عظیم منصب عطا فرمایا ہے اور ختم نبوت کے عقیدہ کو ہمارے ایمان کا جزو لازم قرار دیا ہے۔

آئیے دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم نے اس عقیدہ کو کس اسلوب اور انداز سے بیان کیا ہے۔

پہلا اسلوب:

قرآن کریم کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان پر ایمان لانا کچھ ہمارے لئے لازم قرار دیا ہے، لیکن اب نجات آخرت کا مدار صرف خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے اور انہی کی شریعت قابل قبول ہے۔ نیز قرآن کریم میں جہاں کہیں انبیاء علیہم السلام کی کتابوں اور ان کی وحی کی تصدیق کا حکم صادر ہوا ہے تو ہر مقام پر حضور اکرم صلی

بیان کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے کہ قرآن کریم کی بعض آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ماضی کے صیغہ کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی فہرست میں جن کا شمار ہونا تھا وہ ہو چکا اور زمانہ ماضی میں گزر چکا اب زمانہ مستقبل میں کوئی ایسی شخصیت نہیں آئے گی جسے اس فہرست میں شمار کیا جاسکے۔

ملاحظہ فرمائیے:

”قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا مِنْ رَبِّهِمْ“ (البقرہ: ۱۳۶)

ترجمہ: ”مسلمانو! کہہ دو کہ: ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور اس کلام پر بھی جو ہم پر اتارا گیا اور اس پر بھی جو ابراہیم پر اتارا گیا۔“

”قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّهِمْ“ (آل عمران: ۸۳)

ترجمہ: ”کہہ دو کہ: ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو (کتاب) ہم پر اتاری گئی اور اس (ہدایت) پر جو ابراہیم پر اتاری گئی۔“

”إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ“ (نہ: ۱۲۳)

ترجمہ: ”اے پیغمبر! ہم نے آپ کے پاس اسی طرح وحی بھیجی ہے، جیسے نوح اور ان کے بعد دوسرے نبیوں کے پاس بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے پاس بھی وحی بھیجی تھی۔“

تیسرا اسلوب:

قرآن کریم کی بعض آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ ان کے بعد بھی بہت سے رسول آئے۔ مثلاً جب حضرت آدم اور اماں حوا علیہما السلام کو زمین

پر اترنے کا حکم ہوا اور اس کے بعد ان کی اولاد ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا پیغام ان الفاظ میں پہنچایا:

”يَا بَنِي آدَمَ إِنَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي“

(اعراف: ۳۵)

ترجمہ: ”اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! اگر تمہارے پاس تمہاری قوم میں سے کچھ پیغمبر آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں۔“

پھر جب حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے زمانہ کا ذکر آیا تو اس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

”وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُنْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا“ (الحجہ: ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: ”اور ہم نے نوح کو اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری کیا، پھر ان میں سے کچھ توحیدیت پر آگئے اور ان میں سے بہت سے لوگ نافرمان رہے۔“

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

”وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ“ (بقرہ: ۸۷)

ترجمہ: ”اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔“

ان تینوں آیات مبارکہ میں ”رسل“ جمع کے صیغہ سے معلوم ہوتا ہے ان انبیاء کے بعد بہت سے رسول آئے، لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آیا تو اس طرز بیان کو بدل دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان فرمایا

کہ میرے بعد ”رسل“ نہیں بلکہ صرف ایک رسول آئیں گے اور قربان جائیے کہ ان کا نام نامی اسم گرامی بھی بتا دیا۔

”وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ (مف: ۶)

ترجمہ: ”اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔“

تمام مفسرین نے بالاتفاق اس آیت میں احمد سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا ہے، اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کا نام محمد بھی ہے اور احمد بھی، جب آپ علیہ السلام کی آمد مسعود ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انداز بیان بھی بدل دیا اور آخری وحی اعلان فرمادیا۔

”مَا كُنَّا مُحَمَّدًا إِنَّا أَخَذْنَا مِنْ رَبِّكَ الْكِتَابَ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ (احزاب: ۴۰)

ترجمہ: ”مسلمانو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔“

یعنی جس رسول عربی کی بشارت اور اطلاع حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ آپ کے آخری سلسلہ نبوت و رسالت کو مکمل اور ختم کر دیا، اب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا شخص نبی کے خطاب سے نہیں نوازا جائے گا۔

قرآن کریم کا یہ طریقہ بیان نبوت کے سلسلہ کی ان کڑیوں کا اجمالی نقشہ تھا جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ چوتھا اسلوب:

قرآن کریم کی ایک آیت جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد تشریف فرما ہوئے ہیں:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَتَنْصُرُوهُ“ (آل عمران: ۸۱)

ترجمہ: ”اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ)

جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔“

تمام مفسرین حتیٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی بھی یہ رائے ہے کہ اس آیت میں: ”ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ“ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اس آیت سے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں دو مینٹلیں اور دو کانفرنسیں بلائیں۔ ایک عام کانفرنس تھی جس میں تمام مخلوق کی ارواح کو جمع کر کے ان سے اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا تھا اور دوسری خاص کانفرنس تھی جس میں صرف انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو جمع فرمایا اور ان سے یہ عہد لیا کہ: اے گروہ انبیاء! میں تمہیں کتاب

کرتا تھا جو اہل حق علماء سے منقول ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

”سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وہی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔“ (مجموعہ اشہادات، ج ۱، ص: ۲۳۰)

اس پر مرزا کا جواب خود اس کے ذمہ ہے کہ

کریں کہ مرزا کی دعویٰ نبوت سے پہلے والی بات درست ہے یا دعویٰ کے بعد؟ جو بھی فیصلہ وہ کریں تو ایک صورت میں ضرور جھوٹ لازم آئے گا اور قانون خداوندی ہے کہ جنہیں نبی بنانا ہوتا ہے، انہیں نبوت ملنے سے پہلے بھی گناہوں سے دور رکھتے ہیں اور نبوت ملنے کے بعد بھی اور جھوٹ تو ایک ایسا گناہ ہے جسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی سب سے پہلی علامت قرار دیا ہے۔ لہذا مرزا کی اور قادیانی و لاہوری ان آیات مبارکہ پر غور کریں اور اپنے لئے کوئی مشعل راہ تلاش کریں۔ و ما توفیقی الا باللہ۔ ✽

دوں گا اور نبوت و رسالت سے سرفراز کروں گا، پھر تم سب کے بعد ایک ایسے رسول آئیں گے جو تمہاری اور تمہاری کتابوں کی تصدیق کریں گے، اگر آپ میں سے کسی نے ان کا زمانہ پالیا تو ان پر دو کام لازم ہیں: ان پر ایمان لانا، غیر مسلموں سے جہاد کی صورت میں ان کی مدد کرنا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے اس بات کا اقرار کیا، چنانچہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف سے نائب بن کر مسلمانوں سے ملازمت قبول کرے گا اور اس عہد خلدیٰ بن کر پورا کریں گے۔

افسوس ہے کہ اس قدر واضح آیات کریمہ کے باوجود بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر بہت سے فتنہ پرور لوگ ان سے روگردانی کرتے ہوئے دنیا کی عارضی لذتوں کو آخرت کی دائمی نعمتوں پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسروں کا دین و ایمان خراب کر کے ان کے گناہوں کا بوجھ بھی اپنی گردن پر ڈالتے ہیں، حالانکہ دعویٰ نبوت سے پہلے خود مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس بات کا اعلان کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان تمام آیات کا وہی ترجمہ و تفسیر

معراج مصطفیٰ کانفرنس، باندھی

جمعیت علماء اسلام باندھی تحصیل نواب شاہ کے زیر اہتمام ۱۲ مئی بروز پیر بعد نماز عشاء حسینی چوک میں ایک عظیم الشان معراج مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس سے قاری کا مران احمد، مولانا عبدالباق حیدری، مولانا مفتی راشد مدنی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو و دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالرحیم مینگل نے کی، بنگالی مولانا عبدالعلیم اور مولانا فیض محمد نے کی، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد انور نے سرانجام دیے۔ کانفرنس میں باندھی اور گردونواح کے گاؤں دیہات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جبکہ قاری محمد حسن مور و اور قاری عبدالماجد نے چائاری سے اور مولانا امجد مدنی، قاری عبداللہ فیض، بھائی محمد، مولانا تجل حسین نے پروگرام میں شرکت کی۔ اس معراج مصطفیٰ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی راشد مدنی نے عقیدہ حیات و رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر تصنیفی گفتگو فرمائی اور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی اور مسلمانوں کو قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کے آخر میں سامعین میں قادیانی بائیکاٹ پر مبنی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

قادیانی کلمہ کی حقیقت!

ڈاکٹر دین محمد فریدی

میں کوئی دوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کا وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ: ”حصار وجودی و وجودہ۔“ (دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۹۱)

اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا، جس سے یہ مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ”هو الذی ارسل

رسول بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے ”آخرین منہم لما یلحقوا بہم“ میں فرمایا تھا۔ (تفسیر، ص ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۵، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۱، ۵۷۳، ۵۷۵، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۱، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۹، ۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۱، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۱۷، ۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۹، ۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۳۹، ۷۴۱، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۹، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۵، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۱، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۳، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۷، ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۷۹، ۸۸۱، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۱، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱۵، ۹۱۷، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۳، ۹۳۵، ۹۳۷، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۳، ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۳، ۹۵۵، ۹۵۷، ۹۵۹، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۱، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۱، ۹۸۳، ۹۸۵، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۷، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۷، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۳۹، ۱۰۴۱، ۱۰۴۳، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۱، ۱۰۵۳، ۱۰۵۵، ۱۰۵۷، ۱۰۵۹، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۶۵، ۱۰۶۷، ۱۰۶۹، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳، ۱۰۷۵، ۱۰۷۷، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳، ۱۰۹۵، ۱۰۹۷، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۰۳، ۱۱۰۵، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷، ۱۱۱۹، ۱۱۲۱، ۱۱۲۳، ۱۱۲۵، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹، ۱۱۳۱، ۱۱۳۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۳، ۱۱۴۵، ۱۱۴۷، ۱۱۴۹، ۱۱۵۱، ۱۱۵۳، ۱۱۵۵، ۱۱۵۷، ۱۱۵۹، ۱۱۶۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵، ۱۱۶۷، ۱۱۶۹، ۱۱۷۱، ۱۱۷۳، ۱۱۷۵، ۱۱۷۷، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹، ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۱۹۹، ۱۲۰۱، ۱۲۰۳، ۱۲۰۵، ۱۲۰۷، ۱۲۰۹، ۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵، ۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۷، ۱۲۲۹، ۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۷، ۱۲۳۹، ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۵، ۱۲۴۷، ۱۲۴۹، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۳، ۱۲۶۵، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹، ۱۲۷۱، ۱۲۷۳، ۱۲۷۵، ۱۲۷۷، ۱۲۷۹، ۱۲۸۱، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۷، ۱۲۸۹، ۱۲۹۱، ۱۲۹۳، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۹، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۰۵، ۱۳۰۷، ۱۳۰۹، ۱۳۱۱، ۱۳۱۳، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵، ۱۳۲۷، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ۱۳۳۷، ۱۳۳۹، ۱۳۴۱، ۱۳۴۳، ۱۳۴۵، ۱۳۴۷، ۱۳۴۹، ۱۳۵۱، ۱۳۵۳، ۱۳۵۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۳۷۳، ۱۳۷۵، ۱۳۷۷، ۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۳۹۵، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۰۷، ۱۴۰۹، ۱۴۱۱، ۱۴۱۳، ۱۴۱۵، ۱۴۱۷، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱، ۱۴۲۳، ۱۴۲۵، ۱۴۲۷، ۱۴۲۹، ۱۴۳۱، ۱۴۳۳، ۱۴۳۵، ۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۴۴۳، ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۴۴۹، ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، ۱۴۵۹، ۱۴۶۱، ۱۴۶۳، ۱۴۶۵، ۱۴۶۷، ۱۴۶۹، ۱۴۷۱، ۱۴۷۳، ۱۴۷۵، ۱۴۷۷، ۱۴۷۹، ۱۴۸۱، ۱۴۸۳، ۱۴۸۵، ۱۴۸۷، ۱۴۸۹، ۱۴۹۱، ۱۴۹۳، ۱۴۹۵، ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۳، ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۱۹، ۱۵۲۱، ۱۵۲۳، ۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۳۹، ۱۵۴۱، ۱۵۴۳، ۱۵۴۵، ۱۵۴۷، ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، ۱۵۵۳، ۱۵۵۵، ۱۵۵۷، ۱۵۵۹، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۶۹، ۱۵۷۱، ۱۵۷۳، ۱۵۷۵، ۱۵۷۷، ۱۵۷۹، ۱۵۸۱، ۱۵۸۳، ۱۵۸۵، ۱۵۸۷، ۱۵۸۹، ۱۵۹۱، ۱۵۹۳، ۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۵۹۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۳، ۱۶۰۵، ۱۶۰۷، ۱۶۰۹، ۱۶۱۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۱، ۱۶۲۳، ۱۶۲۵، ۱۶۲۷، ۱۶۲۹، ۱۶۳۱، ۱۶۳۳، ۱۶۳۵، ۱۶۳۷، ۱۶۳۹، ۱۶۴۱، ۱۶۴۳، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۳، ۱۶۵۵، ۱۶۵۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۱، ۱۶۶۳، ۱۶۶۵، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳، ۱۶۷۵، ۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، ۱۶۸۵، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹، ۱۶۹۱، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵، ۱۶۹۷، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۳، ۱۷۰۵، ۱۷۰۷، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹، ۱۷۳۱، ۱۷۳۳، ۱۷۳۵، ۱۷۳۷، ۱۷۳۹، ۱۷۴۱، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۴۹، ۱۷۵۱، ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ۱۷۵۷، ۱۷۵۹، ۱۷۶۱، ۱۷۶۳، ۱۷۶۵، ۱۷۶۷، ۱۷۶۹، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳، ۱۷۷۵، ۱۷۷۷، ۱۷۷۹، ۱۷۸۱، ۱۷۸۳، ۱۷۸۵، ۱۷۸۷، ۱۷۸۹، ۱۷۹۱، ۱۷۹۳، ۱۷۹۵، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹، ۱۸۰۱، ۱۸۰۳، ۱۸۰۵، ۱۸۰۷، ۱۸۰۹، ۱۸۱۱، ۱۸۱۳، ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۲۹، ۱۸۳۱، ۱۸۳۳، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷، ۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ۱۸۴۵، ۱۸۴۷، ۱۸۴۹، ۱۸۵۱، ۱۸۵۳، ۱۸۵۵، ۱۸۵۷، ۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۳، ۱۸۶۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۹، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۷۵، ۱۸۷۷، ۱۸۷۹، ۱۸۸۱، ۱۸۸۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، ۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۳، ۱۸۹۵، ۱۸۹۷، ۱۸۹۹، ۱۹۰۱، ۱۹۰۳، ۱۹۰۵، ۱۹۰۷، ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵، ۱۹۱۷، ۱۹۱۹، ۱۹۲۱، ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۷، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۷، ۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۴۵، ۱۹۴۷، ۱۹۴۹، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱، ۱۹۶۳، ۱۹۶۵، ۱۹۶۷، ۱۹۶۹، ۱۹۷۱، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۱، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ۲۰۱۱، ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۱، ۲۰۲۳، ۲۰۲۵، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۳، ۲۰۳۵، ۲۰۳۷، ۲۰۳۹، ۲۰۴۱، ۲۰۴۳، ۲۰۴۵، ۲۰۴۷، ۲۰۴۹، ۲۰۵۱، ۲۰۵۳، ۲۰۵۵، ۲۰۵۷، ۲۰۵۹، ۲۰۶۱، ۲۰۶۳، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۶۹، ۲۰۷۱، ۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷، ۲۰۷۹، ۲۰۸۱، ۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۷، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵، ۲۰۹۷، ۲۰۹۹، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۷، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳، ۲۱۱۵، ۲۱۱۷، ۲۱۱۹، ۲۱۲۱، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۳، ۲۱۳۵، ۲۱۳۷، ۲۱۳۹، ۲۱۴۱، ۲۱۴۳، ۲۱۴۵، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۱، ۲۱۵۳، ۲۱۵۵، ۲۱۵۷، ۲۱۵۹، ۲۱۶۱، ۲۱۶۳، ۲۱۶۵، ۲۱۶۷، ۲۱۶۹، ۲۱۷۱، ۲۱۷۳، ۲۱۷۵، ۲۱۷۷، ۲۱۷۹، ۲۱۸۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷، ۲۱۸۹، ۲۱۹۱، ۲۱۹۳، ۲۱۹۵، ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۰۱، ۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۰۷، ۲۲۰۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹، ۲۲۲۱، ۲۲۲۳، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۲۹، ۲۲۳۱، ۲۲۳۳، ۲۲۳۵، ۲۲۳۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۴۳، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۵۱، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵، ۲۲۵۷، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۳، ۲۲۶۵، ۲۲۶۷، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳، ۲۲۸۵، ۲۲۸۷، ۲۲۸۹، ۲۲۹۱، ۲۲۹۳، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۳، ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۵، ۲۳۳۷، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱، ۲۳۴۳، ۲۳۴۵، ۲۳۴۷، ۲۳۴۹، ۲۳۵۱، ۲۳۵۳، ۲۳۵۵، ۲۳۵۷، ۲۳۵۹، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، ۲۳۶۵، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۱، ۲۳۷۳، ۲۳۷۵، ۲۳۷۷، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵، ۲۳۹۷، ۲۳۹۹، ۲۴۰۱، ۲۴۰۳، ۲۴۰۵، ۲۴۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۱۱، ۲۴۱۳، ۲۴۱۵، ۲۴۱۷، ۲۴۱۹، ۲۴۲۱، ۲۴۲۳، ۲۴۲۵، ۲۴۲۷، ۲۴۲۹، ۲۴۳۱، ۲۴۳۳، ۲۴۳۵، ۲۴۳۷، ۲۴۳۹، ۲۴۴۱، ۲۴۴۳، ۲۴۴۵، ۲۴۴۷، ۲۴۴۹، ۲۴۵۱، ۲۴۵۳، ۲۴۵۵، ۲۴۵۷، ۲۴۵۹، ۲۴۶۱، ۲۴۶۳، ۲۴۶۵، ۲۴۶۷، ۲۴۶۹، ۲۴۷۱، ۲۴۷۳، ۲۴۷۵، ۲۴۷۷، ۲۴۷۹، ۲۴۸۱، ۲۴۸۳، ۲۴۸۵، ۲۴۸۷، ۲۴۸۹، ۲۴۹۱، ۲۴۹۳، ۲۴۹۵، ۲۴۹۷، ۲۴۹۹، ۲۵۰۱، ۲۵۰۳، ۲۵۰۵، ۲۵۰۷، ۲۵۰۹، ۲۵۱۱، ۲۵۱۳، ۲۵۱۵، ۲۵۱۷، ۲۵۱۹، ۲۵۲۱، ۲۵۲۳، ۲۵۲۵، ۲۵۲۷، ۲۵۲۹، ۲۵۳۱، ۲۵۳۳، ۲۵۳۵، ۲۵۳۷، ۲۵۳۹، ۲۵۴۱، ۲۵۴۳، ۲۵۴۵، ۲۵۴۷، ۲۵۴۹، ۲۵۵۱، ۲۵۵۳، ۲۵۵۵، ۲۵۵۷، ۲۵۵۹، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳، ۲۵۶۵، ۲۵۶۷، ۲۵۶۹، ۲۵۷۱، ۲۵۷۳، ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۷۹، ۲۵۸۱، ۲۵۸۳، ۲۵۸۵، ۲۵۸۷، ۲۵۸۹، ۲۵۹۱، ۲۵۹۳، ۲۵۹۵، ۲۵۹۷، ۲۵۹۹، ۲۶۰۱، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۷، ۲۶۰۹، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۶۱۵، ۲۶۱۷، ۲۶۱۹، ۲۶۲۱، ۲۶۲۳، ۲۶۲۵، ۲۶۲۷، ۲۶۲۹، ۲۶۳۱، ۲۶۳۳، ۲۶۳۵، ۲۶۳۷، ۲۶۳۹، ۲۶۴۱، ۲

اور کسی کو کم، مگر مسیح موعود کو جب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے، اس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پہ پہلو لاکھڑا کیا۔

قادیانی کلمہ کی حقیقت:

۳:.... "ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: "صار وجودی و وجودہ" کہ ایک مرتبہ اور خاتم النبیین کو دنیا

میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیت "آخرین منہم" سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے: "اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمہ الفصل ۱۵۸۰ از مرزا بشیر احمد ایم اے بن مرزا قادیانی)

قارئین محترم! آج ہر ناواقف مسلمان مرزائیوں سے یہی دھوکا کھا جاتا ہے کہ دیکھو جی اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے، یہ ختم نبوت کے ورکر پھر بھی تسلیم نہیں کرتے، یہاں تک کہ مولوی بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ مرزائی جو کلمہ پڑھتے ہیں اس سے ان کی مراد

مفتی محمد راشد مدنی کا دورہ نواب شاہ

نوابشاہ.... (رپورٹ: بلال خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی راشد مدنی صاحب ۱۲ مئی کی رات نواب شاہ تشریف لائے، نواب شاہ کی قدیمی درس گاہ جامعہ محمدیہ عربیہ میں تشریف لے گئے، جامع مسجد الفتح میں طلباء اور علماء سے بیان فرمایا اور طلباء کے سامنے ختم نبوت کورس کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کیا جامعہ کے مہتمم قاری محمد اسماعیل، مولانا یحییٰ، مولانا طارق محمود و دیگر علماء کرام سے ملاقات کی، بعد نماز ظہر بھائی محمد عدیل کی دعوت پر جناح میڈیکل سینٹر کے افتتاح پر دعا کرائی اور ڈاکٹر محمد شریف اعوان اور ڈاکٹر حامد شیخ و دیگر ڈاکٹر حضرات سے ملاقات ہوئی۔

اس کے بعد جامعہ دارالعلوم نواب شاہ تشریف لے گئے، وہاں پر حضرت مولانا مفتی محمد

اکمل سے ان کے جواں سال بیٹے کی وفات پر تعزیت کی۔ بعد ازاں جامعہ مدرسہ تفہیم القرآن تشریف لائے اور مدرسہ کے ہال میں علماء اور طلباء سے بیان کیا اور ختم نبوت کورس کی اہمیت کو بیان کیا۔ طلباء نے مولانا تجل حسین مبلغ ختم نبوت نواب شاہ کو اپنے نام نوٹ کروائے، بعد نماز عصر جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں "محبت نبوی اور اس کا تقاضا" کے عنوان پر مدلل گفتگو کی۔ بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر مولانا انیس کے اصرار پر جامعہ کوٹ مسجد تشریف لے گئے، جہاں مغرب کی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد سامعین سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے قادیانیوں سے مکمل بایکات کا وعدہ کیا، ان سارے پروگرامات میں مولانا تجل حسین، مولانا امجد مدنی اور مولانا انیس ہمراہ تھے۔

بشت ثانی میں مرزا قادیانی لعین محمد رسول اللہ ہوتا ہے، جو کہ بشت اول سے شان میں بلند تر ہے۔

مرزا قادیانی ملعون آقا نامہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر کیسے ڈاکہ ڈالتا ہے؟ سنئے اور اگر تجھے پیدا نہ کرتا۔ "لو لاک لما خلقت الافلاک" (تذکرہ وحی الہامات، ص: ۵۵ طبع چارم از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اے مرزا! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ اس میں ہے کچھ پیدا نہ کرتا، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیاء کرام اور اولیاء عظام تشریف لائے اور مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیاء اور اولیاء مرزا قادیانی کے طفیل اور ذلہ رہا ہیں، قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں نعوذ باللہ! قادیانیت دراصل تو ہین رسالت کا نام ہے، مسلمانوں کے لئے توحید ہدایت اور ایمان کی بنیاد آقا نامہ اور سردار کائنات سرکار مدنی و عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر قادیانی کس کس طرح سے مرزا قادیانی لعین کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، یہ آئندہ پیش کروں گا، میری صرف مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اگر ایمان کو بچانا ہے تو قادیانیوں سے میل جول نہ رکھیں چاہے کتنا ہی قریبی دنیاوی رشتہ دار کیوں نہ ہوں، کتنا ہی ادارے کا آفسر کیوں نہ ہوں، قادیانیت سے نفرت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ ☆

گزشتہ سال کی طرح
اس سال بھی

حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی شہید
کی قائم کردہ تعلیمی اصلاحی درسگاہ دارالعلوم ہریت میں

دورۃ تفسیر قرآن کریم و رد فرق باطلہ

بظریعہ حضرت مولانا حسین علی واں بھپراں و حضرت مولانا عبد اللہ درخواسی

مفسر قرآن

حضرت درخواسی کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی

منہجہ مدرستہ عربیہ احیاء العلوم ظاہریہ و بنیم باریخان

بتاریخ ۵ شعبان المعظم تا ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

برمطابق 4 جون تا 14 جولائی 2014ء

خصوصیات

- قرآن کریم مجھے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط • قرآن کریم کے بنیادی اصول
- ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر کوئی کا خلاصہ اور اس کا ماسخ
- شان نزول، ربط بین الآیات، مشکلات قرآن • سیاست انبیاء
- خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فحقی باطلہ کی تردید اور علماء حق کے مسلک اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مدرسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔
اس سعادت عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر
شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی

دورۃ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

مولانا محمد طیب لدھیانوی

رائسہ علمی و فکری

داخلہ کے خواہشمند حضرات 3 عہدہ و تصاویر، سرپرست کے
شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں

بمقام دارالعلوم ہریت و جامع مسجد اہل بیت

0321-9275680
0321-9264592
021-34647711

گلشن یوسف، پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر 13/ا اسکیم 33، گلزار ہجری کراچی فون
www.shaheedeislam.com info@shaheedeislam.com

WOM

Wali Oil Mills Ltd.

A Symbol of Quality



Wali Oil Mills is proud to serve its customers with a unique blend of health & purity in its all brands.